# ولاة مسطرح اطاكي

موالمنفئ وترقى عثماني صارعتهم



## بسم اللدالرحمن الرحيم

### زکوة کس طرح ادا کریں؟

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ، ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ، ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا وسندنا ومولانا محمداً عبده ورسوله، صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه وبارك وسلم تسليما كثيراكثيرا.

اما بعدا

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم: الذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب اليم، يوم يحمى عليها في نار جهنهم فتكوئ بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنزتم لانفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون (التوبيس سيم)

آمنت بالله صدق الله مولانا العظيم وصدق رسوله النبي الكريم ونحن على ذلك من الشاهدين والشاكرين والحمد لله رب العالمين.

تمهير

بزرگان محترم اور برادران عزیز! آج کا بیا جتاع اسلام کے ایک اہم رکن لینی

اس لئے رکھا گیا ہے کہ عام طور پرلوگ رمضان المبارک کے مہینے میں زکوۃ نکالتے ہیں، لہذا اس اجتماع کا مقصدیہ ہے کہ زکوۃ کی اہمیت اس کے فضائل اور اس کے ضروری احکام اس اجتماع کے ذریعہ ہمارے علم میں آجائیں تا کہ اس کے مطابق زکوۃ کو نکالے کا اہتمام کریں۔

زکوۃ کے موضوع پر منعقد کیا گیا ہے اور رمضان کے مبارک مہینے سے چندروز پہلے ہیہ

زکوۃ نہ نکالنے پروعید اس مقصد کے لئے میں نے قرآن کریم کی دوآیتیں آپ حضرات کے سامنے

تلاوت کی ہیں، ان آیات مبار کہ میں اللہ تعالی نے ان لوگوں پر ہڑی سخت وعید فرمائی ہے جواپنے مال کی کما حقہ ذکو ہ نہیں نکا لئے ، ان کے لئے بڑے سخت الفاظ میں عذاب کی خبر دی ہے، چنا نچے فرمایا کہ جولوگ اپنے پاس سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے راستے میں خرج کر نہیں کرتے ، تو (اے نبی ﷺ) آپ ان کو ایک در دناک عذاب کی خبر دے دیجئے ، لینی جولوگ اپنا پیسہ ، اپنا روپیہ ، اپنا سونا چاندی جمع کرتے جارہے ہیں اور ان کو اللہ کے راستے میں خرج نہیں کرتے ، ان پر اللہ تعالی نے جو فرریضہ عائد کیا ہے اس کو ادانہیں کرتے ، ان کو یہ خوشجری سناد ہے کہ کہ ایک در دناک عذاب کی تفصیل عذاب ان کا انتظار کررہا ہے۔ پھر دوسری آیت میں اس در دناک عذاب کی تفصیل عذاب ان کا انتظار کررہا ہے۔ پھر دوسری آیت میں اس در دناک عذاب کی تفصیل

بیان فرمائی ہے کہ بیدور دنا ک عذاب اس دن ہوگا جس دن اس سونے اور چاندی کو

آگ میں تیایا جائے گا اور پھراسآ دمی کی پیشانی ،اس کے پہلواوراس کی پشت کو داغا

جائے گااوراس کو بیکہا جائے گا: ﴿هذا ماکنز تیم لانفسکیم فذو قوا ماکنتیم تکنزون﴾ ترجمہ: بیہ ہے وہ خزانہ جوتم نے اپنے لئے جمع کیاتھا، آج تم خزانے کا مزہ چکھو الله تعالى ہرمسلمان كواس انجام سے محفوظ رکھے، آمین۔

یدان لوگوں کا انجام بیان فر مایا جورو پیدیپیشجع کررہے ہیں کیکن اس پر اللہ تعالی نے جو فرائض عائد کئے ہیں ان کوٹھیکٹھیک بجانہیں لاتے ،صرف ان آیات میں نہیں بلکہ دوسری آیات میں بھی وعیدیں بیان فر مائی ہیں چنانچہ سورہ ہمزہ میں فر مایا:

﴿ويل لكل همزة لمزة الذي جمع مالا وعدده، يحسب انّ ماله اخلده، كلا لينبذن في الحطمه، وما ادراك ما الحطمه، نار الله الموقدة، التي تطلع على الافئدة ﴾ (سوره همزة اتاك)

لیعنی اس شخص کے لئے درد ناک عذاب ہے جوعیب نکا لئے والا ہے اور طعنہ دینے والا ہے، جو مال جع کررہا ہے اور گن گن کرر کھرہا ہے (ہرروز گنتا ہے کہ آج میرے مال میں کتنا اضافہ ہو گیا ہے اور اس کی گنتی کر کے خوش ہورہا ہے) اور یہ ہم شتا ہے کہ یہ مال مجھے ہمیشہ کی زندگی عطاء کردے گا، ہر گرنہیں۔ (یا در کھو! یہ مال جس کو وہ گن گن کررکھ رہا ہے اور اس پر جو واجبات ہیں ان کو ادا نہیں کررہا ہے، اس کی وجہ سے ) اس کو روند نے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا، ہم میں کیا پہتہ کہ "حطمہ" کیا چیز ہوتی ہے؟ (یہ حظمہ جس میں اس کو ڈالا جائے گا) یہ ایسی آگ ہے جو اللہ نے سلگائی ہوئی آگ ہے جو اللہ نے جائے یا جس کو فائر ہر یک ہی ساگائی ہوئی آگ ہے بھو جائے یا مٹی سے بچھ جائے یا جو انسان کے قلب و جگر تک جھو جائے یا مٹی سے بچھ جائے یا مٹی سے بچھ جائے یا جس کو فائر ہر یک پڑ بچھا دے بلکہ یہ اللّٰہ کی ساگائی ہوئی آگ ہے)۔ وانسان کے قلب و جگر تک بہنے جائے گا)۔

اتنی شدید وعیداللہ تعالی نے بیان فر مائی ہے اللہ تعالی ہر مسلمان کواس سے محفوظ رکھے آمین ۔ یہ مال کہاں سے آر ہاہے ک جوردہ کی نے ایس شدید عرب اور فر ان عرب کر سے کا میں میں کہ

زکوۃ ادانہ کرنے پرالی شدیدوعید کیوں بیان فر مائی ؟اس کی وجہ یہ ہے کہ جو پکھ مال تم اس دنیا میں حاصل کرتے ہوجا ہے تجارت کے ذریعہ حاصل کرتے ہو، جا ہے

ملازمت کے ذریعہ حاصل کرتے ہویا کسی اور ذریعہ سے حاصل کرتے ہوذ راغور کرو کہوہ مال کہاں سے آرہا ہے؟ جبکہ تمھارے اندرطاقت تھی کہتم اپنے زور بازوسےوہ مال جمع کر سکتے؟ پہتو اللہ تعالی کا بنایا ہو حکیمانہ نظام ہے، وہ اپنے اس نظام کے ذریعہ

مال بمع کر سکتے؟ پیدو اللہ تعالی؟ شخصیں رزق پہنچارہاہے۔

کہاس د کان والے سےخریدو۔

#### گا مک کون بھیج رہاہے؟

بہ ہے۔ ہو کہ میں نے مال جمع کرلیا اور دکان کھول کر بیٹھ گیا اوراس مال کو فروخت کر دیا تواس کے نتیجہ میں مجھے پیسے لی گیا، بیندد یکھا کہ جب دکان کھول کر بیٹھ گئے تو تمھارے پاس گا مہک کس نے بھیجا؟ اگرتم دکان کھول کر بیٹھے ہوتے اور کوئی گا مہک نہ آتا تواس وقت کوئی بکری ہوتی؟ کوئی آمدنی ہوتی؟ بیکون ہے جوتمھارے گا مہک نہ آتا تواس وقت کوئی بکری ہوتی؟ کوئی آمدنی ہوتی؟ بیکون ہے جوتمھارے پاس گا مہک بھیج رہا ہے، اللہ تعالی نے نظام ہی ایسا بنایا ہے کہ ایک دوسرے کی حاجتیں باتک دوسرے کی خاجتیں مالک دوسرے کی خاریعہ پوری کی جاتی ہیں، ایک شخص کے دل میں ڈال دیا کہ تم جاکر دکان کھول کر بیٹھواور دوسرے کے دل میں بیڈال دیا

ايك سبق آموز واقعه

میرے ایک بڑے بھائی تھے جناب محمد ذکی کیفی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالی ان کے درجات بلند کرے آمین، لا مور میں ان کی دینی کتابوں کی ایک دکان' ادار ہ

. اسلامیات''کے نام سے تھی ،اب بھی وہ دکان موجود ہے ، وہ ایک مرتبہ کہنے گئے کہ تجارت میں اللہ تعالی اپنی رحمت اور قدرت کے عجیب کر شمے دکھلاتا ہے، ایک دن میں صبح بیدار ہوا تو پورےشہر میں موسلا دھار بارش ہور ہی تھی اور بازاروں میں گئی گئی انچے یانی کھڑا تھا،میرے دل میں خیال آیا کہ آج بارش کا دن ہے،لوگ گھر سے نکلتے ہوئے ڈررہے ہیں، سڑکوں پر یانی کھڑا ہے، ایسے حالات میں کون کتاب خریدنے

آئے گااور کتاب بھی کوئی دنیاوی یا کورس اور نصاب کی نہیں بلکہ دین کتاب،جس کے بارے میں ہمارا حال رہے ہے کہ جب دنیا کی ساری ضرورتیں یوری ہوجاتیں ہیں تب جا کریہ خیال آتا ہے کہ چلو کوئی دین کتاب خرید کریڑھ لیں،ان کتابوں سے نہ تو

بھوک مٹتی ہے، نہ پیاس جھتی ہے، نہاس سے کوئی دنیا کی ضرورت پوری ہوتی ہےاور آج کل کے حساب سے دینی کتاب ایک فالتو ہے، خیال یہ ہوتا ہے کہ فالتو وقت ملے گا تو دینی کتاب پڑھ لیں گے، توالیی موسلا دھار بارش میں کون دینی کتاب خرید نے

آئے گا،لہذا آج دکان پر نہ جاؤں اور چھٹی کر لیتا ہوں۔ كيكن چونكه بزرگول كے صحبت يافتہ تھے حكيم الامت حضرت تھانوى رحمۃ الله كى

صحبت اٹھائی تھی ،فر مانے گئے کہاس کے ساتھ ساتھ میرے دل میں دوسراخیال بیآیا كهُ لِيك ہے كہ كوئی شخص كتاب خريد نے آئے باندآ ئے كيكن اللہ تعالى نے ميرے لئے رزق کا بیذر بعیمقررفر مایا ہے،اب میرا کام ہے کہ میں جاؤں، جا کر د کان کھول کربیٹھ

جاؤں، گا مک بھیجنا میرا کا منہیں، کسی اور کا کا م ہےلہذا مجھےا پنے کام میں کوتا ہی نہ کرنی چاہئے ، چاہے بارش ہور ہی ہویا سلاب آ رہا ہو، مجھے اپنی دکان کھولنی چاہئے۔ چنانچہ بیسوچ کرمیں نے چھتری اٹھائی اور پانی سے گزرتا ہوا چلا گیا اور بازار جا کر

د کان کھول کر بیٹھ گیااور بیسو جا کہ آج کوئی گا مِک آئے گا تونہیں ، چلو بیٹھ کر تلاوت ہی کرلیں، چنانچہابھی میں قرآن شریف کھول کر تلاوت کرنے بیٹھاہی تھا کہ کیا دیکھتا تھا کہ ان لوگوں کو ایسی کوئسی ضرورت پیش آگئی کہ اس طوفانی بارش میں اور بہتے ہوئے سیاب میں میرے پاس آگر الیسی کتا بیس خریدرہے ہیں جن کی کوئی فوری ضرورت نہیں الیکن لوگ آئے اور جتنی بکری روزانہ ہوتی تھی اس دن بھی اتنی بکری ہوئی ، اس وقت دل میں میہ بات آگئی کہ میرگا کہ خود نہیں آرہے ہیں ، حقیقت میں کوئی بھیج رہا ہے اور میاس کئے بھیج رہا ہے کہ اس نے میرے لئے رزق کا سامان ان گا کہ کو بنایا ہے۔

ہوں کہ کہ لوگ برسا تیاں اور چھتریاں تان کر کتا بیں خرید نے آ رہے ہیں، میں حیران

#### کامول کی تقسیم اللہ تعالی کی طرف سے ہے

بہر حال یہ در حقیقت اللہ تعالی کا بنایا ہوا نظام ہے جو تمھارے پاس گا مک بھی دہا ہے، جو گا مک کے دل میں ڈال رہا ہے کہ تم اس دکان سے جا کر سامان خریدو، کیا کسی شخص نے یہ کانفرنس بلائی تھی اور اس کانفرنس میں یہ طے ہوا تھا کہ اتنے لوگ کپڑا فروخت کریں گے، اور اتنے لوگ چاول فروخت کریں گے، اور اس طرح لوگوں کی فروخت کریں گے اور اس طرح لوگوں کی ضروریات پوری ہوجا ئیں گی۔

روست مری سے اور اس کو اس کے اسے اور اس کر اور سے اور اس مران کو اس کے اور اس کر اس کے اور اس کر اس کے اس کے دل میں دنیا میں الیں کوئی کا نفرنس آج تک نہیں ہوئی بلکہ اللہ تعالی نے کسی کے دل میں بیڈ الا ہے کہتم کیڑا فروخت کرو، کسی کے دل میں بیڈ الا کہتم جو تے فروخت کرو، کسی کے دل میں بیڈ الا کہتم گوشت فروخت کرو، اس کا نتیجہ بیہ ہے کہ دنیا کی کوئی ضرورت الیی نہیں ہے جو بازار میں نہ ملتی ہو، دوسری طرف خریداروں کے دل میں بیڈ الا کہتم جا کران سے ضروریات خریدواوران کے لئے رزق کا سامان فراہم کرو، بیاللہ تعالی کا بنایا ہوا نظام ہے کہ وہ تمام انسانوں کو

#### زمین سے اگانے والا کون ہے؟

خواہ تجارت ہو یا ذراعت ہو یا ملازمت ہو دینے والا در حقیقت اللہ تعالی ہی ہے، زراعت کود کیھئے زراعت میں آدمی کا کام یہ ہے کہ زمین کونرم کر کے اس میں نیج ڈال دے اور اس میں یانی دیدے، کین اس نیج کوکونیل بنانا، وہ نیج جو بالکل بے حقیقت ہے جو گنتی میں بھی نہ آئے، جو بے وزن ہے کین اتنی سخت زمین کا پیٹ پھاڑ کرنمودار ہوتا ہے اور وہ کونیل بن جاتا ہے پھر وہ کونیل بھی الیسی نرم اور نازک ہوتی ہے کہ اگر بچے بھی اس کو انگل سے مسل دے تو وہ ختم ہوجائے لیکن وہی کونیل سارے موسموں کی سختیاں برداشت کرتی ہے، گرم اور سرداور تیز ہواؤں کو ہم ہے، پھرکونیل سارے سے پودا بنتا ہے، پھراس پودے سے پھول نکلتے ہیں، پھول سے پھل بنتے ہیں اور اس طرح وہ ساری دنیا کے انسانوں تک بینی جاتا ہے، کون ذات ہے جو میکام کررہی ہے؟ اللہ جل شانہ ہی میسارے کام کر نے والے ہیں۔

#### انسان میں پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں

لہذاآ مدنی کا کوئی بھی ذریعہ ہوچاہے وہ تجارت ہویا زراعت ہویا ملازمت ہو حقیقت میں تو انسان ایک محدود کام کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے، بس انسان وہ محدود کام کردیتا ہے لیکن اس محدود کام کے اندر کسی چیز کو پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، بیتو اللہ تعالی ہیں جو ضرورت کی اشیاء پیدا کرتے ہیں اور تمہیں عطا کرتے ہیں ل، مذا جو کچھ بھی تمھارے پاس ہے وہ سب اسی کی عطاہے:

﴿لله ما في السموات وما في الارض ﴾ (البقرة ٢٨٣)

#### ''ز مین وآسان میں جو کھ ہےوہ اس کی ملکیت ہے'۔

#### ما لك حقيقي الله تعالى بين

اوراللد تعالی نے وہ چیز شمصیں عطا کر کے ریکھی کہد دیا کہ چلوتم ہی اس کے مالک ہو، چنانچے سورہ یاسین میں اللہ تعالی نے ارشاد فر مایا ہے:

﴿ اولم يروا انا خلقنا لهم مما عملت ايدينا انعاما فهم لها ملكون ﴾ (ياسين ١١.)

﴾( ياسين ١٠. ) ر

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے بنادیان کے واسطے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں سے چوپائے، پھروہ ان کے مالک ہیں۔ مالک حقیقی تو ہم تھے ہم شخصیں مالک

بنادیا، تو حقیقت میں وہ مال جو تمھارے پاس آیا ہے اس میں سب سے بڑاحق تو ہمارا ہے، جب ہماراحق ہے ہوارا میں سے اللہ کے حکم کے مطابق خرج کرو، اگراس کے حکم کے مطابق خرچ کروگتو باقی جتنا مال تمھارے پاس ہے وہ تمہارے لئے حلال اور طیب ہے، وہ مال اللہ کافضل ہے، اللہ کی نعمت ہے، وہ مال برکت والا ہے اور

حلال اورطیب ہے، وہ مال اللہ کا تصل ہے، اللہ لی حمت ہے، وہ مال بر کت والا ہے اور اگرتم نے اس مال میں سے وہ چیز نہ زکالی جواللہ تعالی نے تم پر فرض کی ہے تو پھر بیسارا مال تمہارے لئے آگ کے انگارے ہیں اور قیامت کے دن ان انگاروں کود کیولوگ

۔ جب ان انگاروں سے تمھارے جسموں کو داغا جائے گا اور تم سے بیکہا جائے گا کہ بیہ ہے دہ خزانہ جس کوتم جمع کیا کرتے تھے۔

صرف ڈھائی فیصدادا کرو

اگراللەتغالى يەفرماتے كەپەمال جمارى عطاكى جوئى چىز ہے،لہذااس میں سے

ڈ ھائی فیصدتم رکھواورساڑ ھےستانوے فیصداللّٰہ کی راہ میں خرج کردو، تو بھی انصاف

فیصد تمھارے لئے حلال ہے اور طیب ہے اور برکت والا ہے، اللہ تعالی نے اتنام عمولی مطالبہ کرکے سارا مال ہمارے حوالے کردیا کہ اس کو جس طرح چاہو اپنی جائز ضروریات میں خرچ کرو۔

زکوۃ کی تاکید

کے خلاف نہیں تھا کیونکہ بیسارا مال اسی کا دیا ہوا ہے اور اسی کی ملکیت ہے کہکن اس

نے اپنے بندوں پرفضل فر مایا اور بیفر مایا کہ میں جانتا ہوں کہتم کمزور ہواور شمھیں اس

مال کی ضرورت ہے، میں جانتا ہوں کہ تمھاری طبیعت اس مال کی طرف راغب ہے

،لہذا چلواس مال میں سے ساڑ ھے ستانو بے فیصد تمھارا،صرف ڈھائی فیصد کا مطالبہ

ہے، جب پیڈھائی فیصداللہ کے راہتے میں خرچ کرو گے تو باقی ساڑھے ستانوے

﴿واقيموا الصلوة واتوا الزكوة ـ ـ ـ ﴾

﴿ واقيموا الصلوه والوا الز كوه - - - ﴿ وَاقْدِهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ م ''نماز قائم كرواورزكوة ادا كرو' ـ بار بارارشادفر مایا:

جہاں نماز کا ذکر فرمایا ہے وہاں ساتھ میں زکوۃ کا بھی ذکر ہے،اس زکوۃ کی اتنی تاکید وارد ہوئی ہے، جب اس زکوۃ کی اتنی تاکید ہے اور دوسری طرف اللہ جل شانہ

یہ ڈھائی فیصد زکوۃ ہے یہ وہ زکوۃ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں

نے اتنا بڑاا حسان فرمایا کہ جمیں مال عطا کیا اوراس کا مالک بنایا اور پھر صرف ڈھائی فیصد کا مطالبہ کیا تو مسلمان کم از کم اتنا کر لے کہ وہ ڈھائی فیصد ٹھیک ٹھیک اللہ کے مطالبے کے مطابق ادا کردے تو اس پر کوئی آسان نہیں ٹوٹ جائے گا ،کوئی قیامت

مطالبے کے مطابق ادا کردے تو اس پر کوئی آسان ہمیں ٹوٹ جائے گا ،کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی۔

#### www.e-iqra.com

#### زکوۃ حساب کر کے نکالو

بہت سےلوگ تو وہ ہیں جوز کوۃ سے بالکل بے برواہ ہیں،العیاذ باللہ،وہ تو زکوۃ نکالتے ہی نہیں ہیں،ان کی سوچ توبیہ ہے کہ بیڈ ھائی فیصد کیوں دیں،بس جو مال آر ہا ہےوہ آئے، دوسری طرف بعض لوگ وہ ہیں جن کوزکوۃ کا پھھنہ کچھا حساس ہے اوروہ زکوۃ نکالتے بھی ہیں لیکن زکوۃ نکالنے کا جو سچے طریقہ ہے وہ طریقہ اختیار نہیں کرتے ، جب ڈھائی فیصد زکوۃ فرض کی گئی تواب اس کا تقاضہ ہے کہٹھیکٹھیک حساب لگا کر زکوۃ نکالی جائے ،بعض لوگ بیسو جتے ہیں کہ کون حساب کتاب کرے ، کون سارے اسٹاک کو چیک کرے، لہذا بس ایک اندازہ کرکے زکوۃ نکالتے ہیں ،اب اس اندازے میں غلطی بھی واقع ہوسکتی ہےاور زکوۃ نکا لنے میں کمی بھی ہوسکتی ہے،اگرز کوۃ زیادہ نکال دی جائے تو انشاء اللہ مواخذہ نہیں ہوگالیکن اگرایک روپیے بھی کم ہوجائے لین جتنی زکوۃ واجب ہوئی ہےاس سے ایک روپید کم زکوۃ نکالی جائے تو یا در کھئے! وہ ایک روپیہ جوآپ نے حرام طریقے سے اپنے پاس روک لیا ہے ،وہ ایک روپیہ تمھارےسارے مال کو ہر با دکرنے کے لئے کافی ہے۔

#### وہ مال نتاہی کا سبب ہے

ایک حدیث میں نبی اکرم اللہ نہے ارشاد فرمایا کہ جب مال زکوۃ کی رقم شامل ہوجائے سے حدیث میں نبی اکرم اللہ کے خواکوۃ نکالی اور کچھ باقی رہ گئی تو وہ مال انسان کے لئے تباہی اور ہلاکت کا سبب ہے،اس وجہ سے اس بات کا انہتمام کریں کہ ایک

ایک پائی کا میچ حساب کر کے زکوۃ نکالی جائے، اس کے بغیر زکوۃ کا فریضہ کما حقدادا نہیں ہوتا، الحمد للدمسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد وہ ہے جوزکوۃ ضرور نکالتی ہے لیکن اس بات کا اہتمام نہیں کرتی کہ ٹھیک ٹھیک حساب کر کے زکوۃ نکالے، اس کی وجہ سے زکوۃ کی رقم اکے مال میں شامل رہتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہلاکت اور بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔

#### زکوۃ کے دنیا دی فوائد

ویسے زکوۃ اس نیت سے نکالنی چاہئے کہ بیاللہ تعالی کا حکم ہے ،اس کی رضا کا

تقاضہ ہے اور ایک عبادت ہے، اس زکوۃ نکا لئے سے ہمیں کوئی منفعت حاصل ہونہ ہو،

کوئی فائدہ ملے یانہ ملے، اللہ تعالی کے حکم کی اطاعت بذات خود مقصود ہے، اصل
مقصد تو زکوۃ کا یہ ہے، لیکن اللہ تعالی کا کرم ہے کہ جب کوئی بندہ زکوۃ نکا تا ہے تو اللہ
تعالی اس کوفوائد بھی عطافر ماتے ہیں، وہ فائدہ یہ ہے کہ اس کے مال میں برکت ہوتی
ہے، چنانچے قرآن کریم میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

«يمحق الله الربواويربي الصدقات.....» (البقرة ٢٥٦)

''یعنی اللہ تعالی سودکومٹاتے ہیں اور زکوۃ کو اور صدقات کو بڑھاتے ہیں''۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور علیقی نے ارشاد فر مایا کہ جب کوئی بندہ زکوۃ نکالتا

یے۔ سے تواللّٰہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے حق میں بید عافر ماتے ہیں کہ:

﴿اللهم اعط منفقا خلفا واعط ممسكا تلفا﴾. ( بخارى كتا ب الزكوة باب قول الله تعالى. فاما من اعطى واتقى.....)

۔ اےاللہ! جو شخص اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرر ہاہے اس کواور زیادہ عطا فر مائیے اوراے اللہ! جو شخص اپنے مال کوروک کرر کھر ہاہے اور زکوہ ادانہیں کررہا ہے، تواے اللہ!اس کے مال پر ہلاکت ڈالئے،اس لئے فرمایا:

﴿مانقصت صدقة من مال﴾

'' کو کی صدقه کسی مال میں نمی نہیں کرتا''

چنانچ بعض اوقات بیہ ہوتا ہے کہ ادھرایک مسلمان نے زکوۃ نکالی، دوسری طرف اللہ تعالی نے اس کی آمدنی کے دوسرے ذرائع پیدا کردیئے اوراس کے ذرایعہ اس زکوۃ سے زیادہ پیسہ اس کے پاس آگیا، بعض اوقات بیہ ہوتا ہے کہ زکوۃ نکا لئے سے اگر چہ گنتی کے اعتبار سے پیسے کم ہوجاتے ہیں لیکن بقیہ مال میں اللہ تعالی کی طرف سے الیک برکت ہوتی ہے کہ اس برکت کے نتیجے میں تھوڑے مال سے زیادہ فوائد حاصل ہوجاتے ہیں۔

#### مال میں بے برکتی کا انجام

آج کی دنیا گنتی کی دنیا ہے، برکت کامفہوم لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا، برکت اس چیز کو کہتے ہیں کہ تھوڑی سی چیز میں زیادہ فوائد حاصل ہوجائے، مثلا آج آپ نے پیسے تو بہت کمائے لیکن جب گھر پہنچ تو پتہ چلا کہ بچہ بھار ہے، اس کو لے کرڈاکٹر کے پاس گئے اورا یک ہی طبی معائنہ میں وہ سارے پیسے خرج ہوئے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو پیسے کمائے تھے اس میں برکت نہیں ہوئی، یا مثلا آپ پیسے کما کر گھر جارہے تھے کہ راستہ میں ڈاکومل گیا اور اس نے پستول دکھا کر سارے پیسے چھین لئے، اس کا مطلب یہ ہے کہ پیسے تو حاصل ہوئے لیکن اس میں برکت نہیں ہوئی، یا مثلا آپ نے مطلب یہ ہے کہ پیسے تو حاصل ہوئے لیکن اس میں برکت نہیں ہوئی، اس کا مطلب یہ پیسہ کما کر کھانا کھایا اور اس کھانے کے نتیج میں آپ کو برہضی ہوگئی، اس کا مطلب یہ پیسہ کما کر کھانا کھایا اور اس کھانے کے نتیج میں آپ کو برہضی ہوگئی، اس کا مطلب یہ پیسہ کما کر کھانا کھایا اور اس کھانے کے نتیج میں آپ کو برہضی ہوگئی، اس کا مطلب یہ

آپ نے پیسے تو کم کمائے کیکن اللہ تعالی نے ان تھوڑ ہے پیسوں میں زیادہ کام بناد کے اور تھوارے بہت سے کام نکل گئے، اس کا نام برکتے ہے، یہ برکت اللہ تعالی اس کوعطا فرماتے ہیں جو اللہ تعالی کے احکام پڑمل کرتا ہے، لہذا ہم اپنے مال کی ذکو ق نکالیس اور اس طرح نکالیں جس طرح اللہ اور اللہ کے رسول کیا ہے۔ اور اس کو حساب کتاب کے ساتھ نکالیں، صرف اندازہ سے نہ نکالیں۔

ہے کہ اس مال میں برکت نہ ہوئی، بیسب بے برکتی کے نشانیاں ہیں، برکت بیہے کہ

#### زكوة كانصاب

اس کی تھوڑی سی تفصیل ہے کہ اللہ تعالی نے زکوۃ کا ایک نصاب مقرر کیا ہے کہ اس نصاب سے کم اگر کوئی شخص ما لک ہے تو اس پر زکوۃ فرض نہیں، اگر اس نصاب کا مالک ہوگا تو زکوۃ فرض ہوگی، وہ نصاب میہ ہو ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا نقدرو پیدیا زیور یا سامان تجارت وغیرہ جس شخص کے پاس میر مال اتنی مقدار میں موجود ہوتو اس کوصاحب نصاب کہا جاتا ہے۔

#### ہر ہررویے پرسال کا گزرنا ضروری نہیں

پھراس نصاب پرسال گزنا چاہئے، لینی ایک سال تک اگر کوئی شخص صاحب نصاب رہے تواس پرزکوۃ واجب ہوتی ہے، اس بارے میں عام طور پر بیغلط نہی پائی جاتی ہے کہ لوگ سے مجھتے ہیں کہ ہر ہررو بے پرمستقل پوراسال گزرے تب اس پرزکوۃ

باق ہے مدت یہ ہے ہیں ہے، ہرار روز پ پ سی پور مال کے شروع میں ایک مرتبہ سال کے شروع میں ایک شخص صاحب نصاب بن گیا، مثلا فرض کریں کہ کیم رمضان کو اگر کوئی شخص صاحب

نصاب بن گیا، پھرآئندہ سال جب کیم رمضان آیا تواس وقت بھی وہ صاحب نصاب ہے، تو ایسے خص کوصاحب نصاب سمجھا جائے گا، در میان سال میں جورقم آتی جاتی رہی اس کا کوئی اعتبار نہیں، بس کیم رمضان کود کھے لوکہ تمھارے پاس کتنی رقم موجود ہے ،اس رقم پرزکوۃ نکالی جائے گی، پس اس میں سے پچھرقم صرف ایک دن پہلے ہی کیوں خہ آئی ہو۔

#### تاری زکوۃ میں جورقم ہواس پرز کوۃ ہے

مثلا فرض کریں کہ ایک تخص کے پاس مکیم رمضان کو ایک لاکھ روپیہ تھا، اگلے سال مکیم رمضان سے دودن پہلے بچاس ہزار روپے اس کے پاس اور آگئے اور اس کے نتیج میں مکیم رمضان کو اس کے پاس ڈیڑھ لاکھ روپے ہوگئے، اب اس ڈیڑھ لاکھ

ہے یں یم رکھاں وہ مانے پان در رکھاں ساری اور جانب میں کے اس میں جات ہوارروپے روصرف روپے پر زکوۃ فرض ہوگی، یہ ہیں کہا جائے گا کہ اس میں بچپاس ہزارروپے روصرف میں مہاہم کر معربان اس میں کی بالمنہ میں کئی اور دیائیں برزکوری میں فی اسٹر

دودن پہلے آئے ہیں اور اس پر ایک سال نہیں گزرا، لہذااس پر زکوہ نہ ہونی چاہئے یہ درست نہیں، بلکہ زکوۃ نکالنے کی جو تاریخ ہے اور جس تاریخ کو آپ صاحب نصاب

بے ہیں اس تاریخ میں جتنا مال آپ کے پاس موجود ہے اس پرزکوۃ واجب ہے، چاہے بیرقم پچھلے سال ایک لا کھرو پے تھے، اب ڈیڑھلا کھ ہیں تو ڈیڑھلا کھ پرزکوۃ ادا کرو، درمیان سال میں جورقم خرچ ہوگئی اس کا کوئی حساب کتاب نہیں اور اس خرچ

سرو، در یون می سی بور اسی، در میان سال میں جو پھیم نے کھایا پیا

بچائے کے لئے بیانسان طریقہ مفرر لیا ہے لہ درمیان سال میں جو چھم نے تھایا پیا اوروہ رقم تمھارے پاس سے چلی گئی تواس کا کوئی حساب کتاب کرنے کی ضرورت نہیں ،اسی طرح درمیان سال میں جورقم آگئی ہے اس کا الگ سے حساب رکھنے کی ضرورت نہیں کہ وہ کس تاریخ میں آئی اور کب اس پر سال پورا ہوگا، بلکہ زکوۃ نکالنے ی تاریخ میں جورقم تمھارے پاس ہے،اس پر زکوۃ ادا کرو،سال گزرنے کا مطلب یہ ہے۔

#### اموال زکوۃ کون کون سے ہیں؟

یہ بھی اللہ تعالی کا ہم پر نصل ہے کہ اس نے ہر ہر چیز پر زکوۃ فرض نہیں فر مائی ،
ور نہ مال کی تو بہت ہی قسمیں ہیں، جن چیز وں پر زکوۃ فرض ہے وہ یہ ہیں:
ا نقد روپیہ، چا ہے وہ کسی بھی شکل میں ہو، چا ہے وہ نوٹ ہوں یا سکے ہوں ۲ سونا
چا ندی ، چاہے وہ زیور کی شکل میں ہو یا سکے کی شکل میں ہو، بعض لوگوں کے ذہنوں
میں بدر ہتا ہے کہ جوخوا تین کا استعال کا زیور ہے اس پر زکوۃ نہیں ہے، یہ بات درست

نہیں ہے، سیجے بات یہ ہے کہ استعالی زیور پر بھی زکوۃ واجب ہے، البتہ صرف سونے اور چاندی کے زیور پر زکوۃ واجب ہے، لیکن اگر سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کا زیور ہے، چاہے پلاٹینم ہی کیوں نہ ہواس پر زکوۃ واجب نہیں، اسی طرح ہیرے جواہرات پر زکوۃ نہیں، جب تک تجارت کے لئے نہ ہوں بلکہ ذاتی استعال

کے لئے ہوں۔

#### اموال زكوة ميں عقل نه چلائيں

یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا چاہئے کہ زکوۃ ایک عبادت ہے،اللہ تعالی کاعا کد کیا ہوا فریضہ ہے،اب بعض لوگ زکوۃ کےاندراپنی عقل دوڑاتے ہیں اور بیسوال کرتے ہیں

کهاس پرزکوة کیول واجب ہےاورفلال چیز پرزکوة کیول واجب نہیں ہے؟ یادر کھئے ! ! که بیزکوة ادا کرنا عبادت ہےاور عبادت کے معنی ہی بیری کہ چاہے وہ ہماری سمجھ واجب ہے تو ہیر ہے جواہرات پرزکوۃ کیوں واجب نہیں؟ اور پلاٹینم پر کیوں زکوۃ نہیں ؟ یہ سوال بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ حالت سفر میں ظہر کی اور عصر اور عشاء کی نماز میں قصر ہے اور چار رکعت کی بجائے دور کعت پڑھی جاتی ہے، تو پھر مغرب میں قصر کیوں نہیں، یا مثلا کوئی شخص کہے کہ ایک آ دمی ہوائی جہاز میں فرسٹ کلاس کے اندر سفر کرتا ہے اور اس سفر میں اس کوکوئی مشقت بھی نہیں ہوتی مگر اس کی نماز آ دھی ہوجاتی ہے اور میں کراچی میں بس کے اندر بڑی مشقت کے ساتھ سفر کرتا ہوں میری نماز کیوں آ دھی نہیں ہوتی ، ان سب کا ایک ہی جواب ہے وہ یہ کہ تو اللہ تعالی ضروری ہے، ور نہ وہ کا م عبادت نہیں رہے گا۔

میں آئے بانہ آئے گر اللہ کا تھم ماننا ہے مثلا کوئی شخص کہے کہ سونے چاندی پر زکوۃ

#### عبادت کرنااللہ کا حکم ہے

یا مثلا کوئی شخص ہے کہ کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ 9 ذی الحجہ ہی کو تج ہوتا ہے، مجھے تو آسانی ہے ہے کہ آج جا کر حج کر آؤں اور ایک دن کے بجائے عرفات میں تین دن قیام کروں گا،اب اگروہ شخص ایک دن کے بجائے تین دن بھی وہاں بیٹھار ہے گا تب بھی اس کا حج ادا نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ تعالی نے عبادت کا جو طریقہ بتایا تھا اس کے مطابق نہیں کیا، یا مثلا کوئی شخص ہے کہ جے کہ حج کے تین دنوں میں جمرات کی رمی کرنے میں بہت ہجوم ہوتا ہے اس لئے میں چو تھے دن اکٹھی سارے دنوں کی رمی کروں گا، یہ مری درست نہیں ہوگی،اس لئے کہ بیعبادت ہے اور عبادت کے اندر بیضروری ہے کہ جو طریقہ بتایا گیا ہے اور جس طرح بتایا گیا ہے اس کے مطابق وہ عبادت انجام دی جو طریقہ بتایا گیا ہے اور جس طرح بتایا گیا ہے اس کے مطابق وہ عبادت انجام دی

جائے گی تو وہ عبادت درست ہوگی، ورنہ نہیں ہوگی، لہذا اعتراض کرنا کہ سونے اور چاندی پرزکوۃ کیوں واجب ہے اور ہیرے پر کیوں نہیں؟ بیعبادت کے فلفے کے خلاف ہے، بہر حال، اللہ تعالی نے سونے چاندی پرزکوۃ رکھی ہے، چاہے وہ استعال کا ہواور نقدر دیبیہ پرزکوۃ رکھی ہے۔

#### سامان تجارت کی قیمت کے تعین کا طریقه

دوسری چیزجس پرزکوة فرض ہے وہ ہے ''سامان تجارت'' مثلا کسی کی دکان میں جوسامان برائے فروخت رکھا ہوا ہے ، اس سارے اسٹاک پرزکوۃ واجب ہے ، البت اسٹاک کی قیمت لگاتے ہوئے اس بات کی گنجائش ہے کہ آ دمی زکوۃ نکالتے وقت یہ حساب لگائے کہ اگر میں پورااسٹاک اکھٹا فروخت کروں تو بازار میں اس کی کیا قیمت لگے گی۔ دیکھئے کہ ''ریٹیل پرائس'' ہوتی ہے اور دوسری ''ہول سیل پرائس'' تیسری صورت یہ ہے کہ پورااسٹاک اکٹھا فروخت کرنے کی صورت میں کیا قیمت لگے گی ، لہذا جب دکان کے اندرجو مال ہے اس کی زکوۃ کا حساب لگایا جار ہا ہوتو اس کی گنجائش ہے کہ تیسری فیم کی قیمت لگائی جائے ، وہ قیمت نکال کر پھراس کا ڈھائی فیصد زکوۃ نکالنا ہوگا، البتہ احتیاط اس میں ہے کہ عام''ہول سیل قیمت'' سے حساب لگا کراس پرزکوۃ اداکردی جائے۔

#### مال تجارت میں کیا کیا داخل ہے؟

اس کےعلاوہ مال تجارت میں ہروہ مال شامل ہے جس کوآ دمی نے بیچنے کی غرض سے خریدا ہولہذا اگر کسی شخص نے بیچنے کی غرض سے کوئی پلاٹ خریدایا زمین خریدی یا

کوئی مکان خریدایا گاڑی خریدی اوراس مقصد ہے خریدی کے اس کو پیج کر نفع کماؤں گا توپیسب مال تجارت میں داخل ہیں، لہذا اگر کوئی پلاٹ، کوئی زمین، کوئی مکان خریدتے وفت شروع ہی میں بینیت تھی کہ میں اس کوفروخت کروں گا تواس کی مالیت یر زکوۃ واجب ہے، بہت سے لوگ وہ ہوتے ہیں جو''انویسٹمنٹ'' کی غرض سے پلاٹ خرید لیتے ہیں اور شروع ہی سے بیزنیت ہوتی ہے کہ جب اس پراچھے بیسے ملیں گے تواس کوفر وخت کردوں گااور فروخت کر کےاس سے نفع کماؤں گا، تواس ملاٹ کی مالیت پر بھی زکوۃ واجب ہے۔ کین اگریلاٹ اس نیت سےخریدا کہا گرموقع ہوا تو اس پر ہائش کے لئے مکان بنالیں گے، یا موقع ہوگا تواس کو کرائے پر چڑ ھادیں گے یا بھی موقع ہوگا تواس کوفروخت کردیں گے،کوئی ایک واضح نیت نہیں بلکہ ویسے ہی خرید کرڈال دیا ہے اب اس میں بیر بھی احمّال ہے کہ آئندہ کسی وقت اس کو مکان بنا کر وہاں رہائش اختیار کرلیں گےاور بیاحثال بھی ہے کہ کرائے پر چڑھادیں گےاور بیاحثال بھی ہے کہ فروخت کریں گے تو اس صورت میں اس پلاٹ پر زکوۃ واجب نہیں ہے،لہذا زکوۃ صرف اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب خریدتے وقت ہی اس کودوبارہ فروخت کرنے کی نیت ہو، یہاں تک کہا گر پلاٹ خریدتے وفت شروع میں بینیت بھی کہا س یرمکان بنا کررہائش اختیار کریں گے، بعد میں ارادہ بدل گیا اور بیارادہ کرلیا کہا ب اس کوفروخت کر کے بیسے حاصل کریں گے تومحض نیت اور ارادہ کی تبدیلی ہے فرق نہیں پڑتا جب تک کہ آپ اس پلاٹ کو واقعۃ فروخت نہیں کردیں گے،اوراس کے ییےآ پ کے پاس نہیں آ جا کیں گےاس وفت تک اس پرز کو ۃ واجب نہیں ہوگی۔ بہر حال ہروہ چیز جسے خرید تے وقت ہی اس کوفروخت کرنے کی نیت ہووہ مال

تجارت ہے اوراس کی مالیت پرڈھائی فیصد کے حساب سے زکوۃ واجب ہے۔

#### کس دن کی مالیت معتبر ہوگی؟

یہ بات بھی یادر تھیں کہ مالیت اس دن کی معتبر ہوگی جس دن آپ زکوۃ کا حساب کررہے ہیں مثلا ایک پلاٹ آپ نے ایک لاکھ روپے میں خریدا تھا اور آج اس پلاٹ کی قیمت دس لاکھ ہوگئی، اب دس لاکھ پرڈھائی فیصد کے حساب سے زکوۃ نکالی جائے گی، ایک لاکھ پرنہیں نکالی جائے گی۔

#### كمينيول كشيئرز يرزكوة كاحكم

اسی طرح کمپنیوں کے' دشیئرز'' بھی سامان تجارت میں داخل ہیں اوراس کی دو صورتیں ہیں،ایک صورت پہ ہے کہ آپ نے کسی کمپنی کے شیئر زاس مقصد کے لئے خریدے ہیں کہاس کے ذرایعہ کمپنی کا منافع (dividend) حاصل کریں گے اوراس یر ہمیں سالا نہ منافع تمپنی کی طرف سے ملتار ہے گا، دوسری صورت بیہ ہے کہ آپ نے کسی کمپنی کے شیئرز''کیپیٹل گین'' سے خریدے ہیں، لینی نیت یہ ہے کہ جب بازار میں ان کی قمت بڑھ جائے گی تو ان کو فروخت کر کے نفع کما ئیں گے، اگر دوسری صورت ہے یعنی شیئر زخریدتے وقت شروع ہی میں ان کوفروخت کرنے کی نبیت تھی تواس صورت میں پورے شیئرز کی پوری بازاری قیمت پرزکوۃ واجب ہوگی ،مثلا آپ نے پچاس روپے کے حساب سے شیئر زخریدے اور مقصد بیتھا کہ جب ان کی قیمت بڑھ جائے گی تو ان کوفروخت کر کے نفع حاصل کریں گے،اس کے بعد جس دن آپ نے زکوۃ ککا حساب نکالااس دن شیئرز کی قیمت ساٹھ رویے ہوگئی تواب ساٹھ رویے ے حساب سے ان شیئرز کی مالیت نکالی جائے گی اور اس پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوۃ اداکرنی ہوگی۔

سمپنی کی طرف سے اس پر سالانہ منافع ملتارہے گا اور فروخت کرنے کی نبیت نہیں تھی تو اس صورت میں آپ کے لئے اس بات کی گنجائش ہے کہ بیدد یکھیں کہ جس کمپنی کے بیہ شہر سے نہ بیر سے شہر شہر شہر شہر سے انہاں کے سیار سے انہاں کے انہاں کا ساتھ میں کہ جس کمپنی کے بیر

شیئرز ہیں اس تمپنی کے کتنے اثاثے جامد ہیں،مثلا بلڈنگ،مشینری،کاریں وغیرہ اور کتنے اثاثے نقد سامان، تجارت اور خام مال کی شکل میں ہیں، یہ معلومات کمپنی ہی سے

حاصل کی جاسکتی ہیں،مثلا فرض کریں کہ کسی کمپنی کے ساٹھ فیصدا ثاثے نقد سامان شاہد عند مال میں میں اور کی صدرہ میں میں اور الیس فیص اشار ثر ہاڑیا

تجارت خام مال اور تیار مال کی صورت میں ہیں اور چالیس فیصد ا ثاثے بلڈنگ مشینری اور کاروغیرہ کی صورت میں ہیں تواس صورت میں آپ ان شیئرز کی بازاری

یرن ارده در سرائی ساٹھ فیصد قیمت پرزکوۃ اداکریں،مثلا شیئرز کی قیمت ساٹھ روپ تھی اور کمپنی کے ساٹھ فیصدا ثاثے قابل زکوۃ تھے اور جالیس ا ثاثے نا قابل زکوۃ تھے

ی اور پی کے ساتھ یصدا تانے قان رہوہ سے اور چا ہیں اتانے یا قان رہوہ سے اور پی کے سیا تھے اور چا ہے۔ ۳۲ استیئرز کی پوری قیمت یعنی ساٹھ روپے کے بجائے =/۳۲ روپے پرزکوۃ اداکریں ، اوراگر کسی تمپنی کے اثاثوں کی تفصیل معلوم نہ ہوسکے تو اس

صورت میں احتیاطاان شیئرز کی پوری بازاری قیمت پرزکوۃ اداکر دی جائے۔ شیئرز کے علاوہ اور جتنے فائینا نشل انسڑومنٹس ہیں جاہے وہ بونڈز ہوں یا

# کارخانہ کی کن اشیاء پرز کوۃ ہے

۔ اگرکوئی شخص فیکٹری کا مالک ہے تواس فیکٹری میں جو تیار شدہ مال اس کی قیمت پرزکوۃ واجب ہے، اسی طرح جو مال تیاری کے مختلف مراحل میں ہے یا خام مال کی شکل میں ہے اس پر بھی زکوۃ واجب ہے، البتہ فیکٹری کی مشینری گاڑی وغیرہ پرزکوۃ واجب نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی کا روبار میں شرکت کے لئے روپیدلگایا ہوا ہے اور اس کا روبار کا کوئی متناسب حصہ اس کی ملکیت ہے تو جتنا حصہ اس کی ملکیت ہے اس

میں ماروہ رہ میں میں سے سے ہاں میں ہے۔ حصے کی بازاری قیمت کے حساب سے زکوۃ واجب ہوگی۔ بہر حال خلاصہ بید کہ نقدرو پیپیز جس میں بینک بیلنس اور فائینانشل انسٹر و منٹس بھی

داخل ہیں ان پرزکوۃ واجب ہے اور سامان تجارت جس میں تیار مال ، خام مال اور جو مال تیاری کے مراحل میں ہیں وہ سب سامان تجارت میں داخل ہیں اور کمپنی کے شیئر ز بھی سامان تجارت میں داخل ہیں، اس کے علاوہ ہر چیز جو آ دمی نے فروخت کرنے کی غرض سرخ یدی ہوہ وہ بھی سامان تحارت میں داخل ہے، زکوۃ زکالتے وقت ان سب

غرض سے خریدی ہووہ بھی سامان تجارت میں داخل ہے، زکوۃ نکالتے وقت ان سب کی مجموعی مالیت نکالیں اوراس پرزکوۃ ادا کریں۔

واجب الوصول قرضوں پر زکوۃ ت

ان کےعلاوہ بہت سے رقمیں وہ ہوتی ہیں جودوسروں سے واجب الوصول ہوتی ہیں، مثلا دوسروں کو واجب الوصول ہوتی ہیں، مثلا دوسروں کو قرض دے رکھا ہے، یا مثلا مال ادھار فروخت کر رکھا ہے اوراس کی قیمت ابھی وصول ہونی ہے تو جب آپ زکوۃ کا حساب لگا ئیں اوراپنی مجموعی مالیت نکالیس تو بہتر یہ ہے کہ ان قرضوں کو اور واجب الوصول رقموں کو آج ہی آپ اپنی مجموعی

مالیت میں شامل کرلیں ،اگر چہ شرعی حکم ہیہ ہے کہ جو قرضے ابھی وصول نہیں ہوئے تو جب تک وہ وصول نہ ہوجا ئیں اس وقت تک شرعا ان پرزکوۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوتی ،لیکن جب وہ وصول ہوجا ئیں تو جتنے سال گزر چکے ہیں ان تمام پچھلے سالوں کی

دے رکھا تھا اور پانچ سال کے بعد وہ قرضہ آپ کو واپس ملا، تو اگر چہ اس ایک لاکھ رویے بران یا پنج سالوں کے دوران تو زکوۃ کی ادائیگی واجب نہیں تھی کیکن جب وہ ا يك لا كھرو بےوصول ہو گئے تواب گزشتہ يا نچ سالوں كى بھى زكوۃ دینی ہوگی ،تو چونكه گزشتہ سالوں کی زکوۃ کیک مشت ادا کرنے میں بعض اوقات دشواری ہوتی ہے،لہذا بہتریہ ہے کہ ہرسال اس قرض کی زکوۃ کی ادائیگی بھی کردی جایا کرے،لہذا جب زکوۃ كاحساب لگائيں توان قرضوں كوبھى مجموعى ماليت ميں شامل كرليا كريں \_

بھی زکوۃ اداکرنی ہوگی ،مثلافرض کریں کہ آپ نے ایک شخص کوایک لا کھروپیقرضہ

#### قرضوں کی مہنگائی

پھر دوسری طرف یہ دیکھیں کہ آپ نے ذمے دوسر لوگوں کے کتنے قرضے ہیں ، اور پھر مجموعی مالیت میں سے ان قرضوں کومنہا کر دیں ،منہا کرنے کے بعد جو باقی بیجے وہ قابل زکوۃ رقم ہے،اس کا پھر ڈھائی فیصد نکال کر زکوۃ کی نبیت سے ادا کریں، بہتریہ ہے کہ جورقم زکوۃ کی ہے اتنی رقم الگ نکال کرمحفوظ کرلیں، پھروقیا فو قبا اس کو مستحقین میں خرچ کرتے رہیں ، بہر حال زکوۃ کا حساب لگانے کا پیطریقہ ہے۔

#### قرضوں کی دونشمیں

قرضوں کے سلسلے میں ایک بات اور سمجھ لینا چاہئے کہ وہ بید کہ قرضوں کی دو قشمیں ہیں،ایک تو معمولی قرضے ہیں جن کوانسان اپنی ذاتی ضروریات اور ہنگامی ضروریات کے لئے مجبورالیتا ہے، دوسری قتم کے قرضے وہ جو بڑے بڑے سر مایی دار پیداواری اغراض کے لئے لیتے ہیں،مثلا فیکٹریاں لگانے یامشینریاں خریدنے یامال

تجارت امپورٹ کرنے کے لئے قرضے لیتے ہیں، یا مثلا ایک سر مایی دار کے پاس پہلے

اب اگراس دوسری قتم کے قرضوں کو مجموعی مالیت سے منہا کیا جائے تو نہ صرف یہ کہ ان سر ماید داروں پرایک پیسے کی بھی زکوۃ واجب نہیں ہوگی، بلکہ وہ لوگ الٹے مستحق زکوۃ بن جائیں گے، اس لئے کہ ان کے پاس جتنی مالیت کا مال موجود ہے اس سے زیادہ مالیت کے قرضے بینک سے لے رکھے ہیں، وہ بظا ہر فقیر اور مسکین نظر آر ہا ہے، لہذا ان قرضوں کے منہا کرنے میں بھی شریعت نے فرق رکھا ہے۔

ہے دوفیکٹریاں موجود ہیں لیکن اس نے بینک سے قرض لے کر تیسری فیکٹری لگالی،

#### تجارتی قرضے کب منہا کئے جائیں

اس میں تفصیل یہ ہے کہ پہلی قتم کے قرضے تو مجموعی مالیت سے منہا ہوجا ئیں گے اور ان کو منہا کرنے کے بعد زکوۃ اداکی جائے گی اور دوسری قتم کے قرضوں میں تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے تجارت کی غرض سے قرض لیا، اور اس قرض کو ایسی اشیاء خرید نے میں استعمال کیا جو قابل زکوۃ ہیں، مثلا اس قرض سے خام مال خرید لیایا مال تجارت خرید لیا تو اس قرض کو مجموعی مالیت سے منہا کریں گے، لیکن اگر اس قرض کو ایسے انا ثے خرید نے میں استعمال کیا جو نا قابل زکوۃ ہیں تو اس قرض کو مجموعی مالیت سے منہا نہیں کریں گے۔

#### قرض کی مثال

مثلا ایک خص نے بینک سے ایک کروڑ روپے لئے اور اس رقم سے اس نے ایک پلانٹ (مشینری) باہر سے امپورٹ کرلیا، چونکہ یہ پلانٹ قابل زکوۃ نہیں ہے، اس لئے کہ پیمشینری ہے تو اس صورت میں بیقر ضدمنہانہیں ہوگا،کیکن اگر اس نے اس قرض سے خام مال خریدلیا تو چونکہ خام مال قابل زکوۃ ہے، اس لئے بیقرض سے منہا کیا جائے گا، کیوں کہ دوسری طرف بینام مال ادا کی جانے والی زکوۃ کی مجموعی مالیت میں پہلے شامل ہو چکا ہے،خلاصہ یہ ہے کہ نارمل قتم کے قرض تو پورے کے یورے مجموعی مالیت سے منہا ہوجائیں گے اور جو قرضے پیداواری اغراض کے لئے

لئے گئے ہیںاس میں تفصیل ہے کہا گراس سے نا قابل زکوۃ ا ثاثے خریدے ہیں تووہ قرض منهانہیں ہوگا اورا گرقا بل زکوۃ ا ثاثے خریدے ہیں تو وہ قرض منہا ہوگا ، پیز کوۃ نکالنے کے بارے میں احکام تھے۔

#### زكوة مستحق كوادا كرين

دوسری طرف شریعت نے زکوۃ کی ادائیگی کے بارے میں بھی احکام بتائے ہیں

،میرے والد ماجد حضرت مولا نامفتی محم<sup>ش</sup>فیع رحمة الله علیه فر مایا کرتے تھے کہ الله تعالی نے پہیں فرمایا که زکوۃ نکالو، نہ بیفر مایا که زکوۃ کھینکو، بلکہ فرمایا که "آتو ۱ الز کو ۃ " (

زکوۃ ادا کرو) یعنی بید کیھو کہاس جگہ برزکوۃ جائے جہاں شرعازکوۃ جانی جا ہے ، بعض

لوگ زکوۃ نکالتے تو ہیں لیکن اس کی پرواہ نہیں کرتے کھنچے مصرف برخرچ ہورہی ہے یا نہیں،زکوۃ نکال کرکسی کے حوالے کر دی اوراس کی تحقیق نہیں کی کہ بیٹیجے مصرف پر

خرچ کرے گایانہیں؟ آج بےشارادارے دنیا میں کام کررہے ہیں،ان میں بہت سے ادارے ایسے بھی ہونگے جن میں بسااوقات اس بات کالحاظ نہیں ہوتا کہ زکوۃ کی

رقم صحیح مصرف پرخرچ ہورہی ہے یانہیں ،اس لئے فر مایا کہ زکوۃ ادا کرو، یعنی جوستی

زکوۃ ہےاس کوا دا کرو۔

#### مستحق کون؟

اس کے لئے شریعت نے بیاصول مقرر فر مایا کہ زکوۃ صرف انہی اشخاص کودی جاسکتی ہے جوصا حب نصاب نہ ہوں ، یہاں تک کہ اگران کی ملکیت میں ضرور ت سے زائد الیاسا مان موجود ہے جوساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت تک پہنچ جاتا ہے تو بھی وہ محق زکوۃ نہیں رہتا ، ستحق زکوۃ وہ ہے جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کی رقم یا آئی مالیت کا کوئی سامان ضرورت سے زائد نہو۔

#### مستحق کو ما لک بنادیں

اس میں بھی شریعت کا بیے تم ہے کہ اس مستحق کوزکوۃ کا مالک بنا کر دو، یعنی وہ مستحق زکوۃ اپنی ملکیت میں خود مختار ہو کہ جو چاہے کرے، اسی وجہ سے کسی بلڈنگ کی تعمیر پرزکوۃ نہیں لگ سکتی، کسی ادارے کے ملاز مین کی تخوا ہوں پرزکوۃ نہیں لگ سکتی، اس لئے کہ اگرزکوۃ کے ذریعہ تعمیرات کرنے اورادارے قائم کرنے کی اجازت دے دی جاتی تو زکوۃ کی رقم سب لوگ کھا پی کرختم کرجاتے، کیوں کہ اداروں کے اندر تنخوا ہیں بے ثار ہوتی ہیں، تعمیرات پرخرچ لاکھوں کا خرچ ہوتا ہے، اس لئے بی تھم دیا گیا کہ غیرصا حب نصاب کو مالک بنا کر زکوۃ دو، بیزکوۃ فقراء اورغر باء اور کمزوروں کا حق ہے ، لہذا بیزکوۃ انہی تک پہنچنی چاہئے، جب ان کو مالک بنا کر دے دو گے تو تعماری زکوۃ ادا ہوجائے گی۔

#### کن رشتہ داروں کوز کوۃ دی جاسکتی ہے

یے زکوۃ اداکرنے کا حکم انسان کے اندریہ مطلب اورجہجوخود بخو دپیدا کرتاہے کہ

لئے وہ مستحقین کو تلاش کرتا ہے کہ کون کون لوگ مستحقین ہیں اوران مستحقین کی فہرست بناتا ہے ، پھران کوزکوۃ پہنچاتا ہے، بیہ بھی انسان کی ذمہ داری ہے آپ کے محلے میں ملنے جلنے والوں میں عزیز وا قارب اور رشتہ داروں میں، دوست احباب میں جو مستحق زکوۃ ہوں ان کوزکوۃ ادا کریں،اوران میں سےسب سے افضل یہ ہے کہا پنے رشتہ داروں کوزکوۃ ادا کریں،اس میں ڈبل ثواب ہے، زکوۃ ادا کرنے کا ثواب بھی ہے اورصلہ رحمی کرنے کا ثواب بھی ہے اور تمام رشتہ داروں کو زکوۃ دے سکتے ہیں،صرف دور شتے ایسے ہیں جن کوز کو ہنہیں دی جاسکتی ،ایک ولادت کارشتہ ہے،لہذا باب بیٹے کوزکوه نہیں دےسکتا اوربیٹا باپ کوزکوہ نہیں دےسکتا، دوسرا نکاح کا رشتہ ہے،لہذا شوېر بيوي کوزکوة نهيس د سسکتا اور بيوي شوېر کوزکوة نهيس د سسکتي،ان کےعلاوہ باقی تمام رشتوں میں زکوۃ دی جاسکتی ہے،مثلا بھائی کو بہن کو چھا کو پھوبھی کو ماموں کوزکوۃ دی جاسکتی ہے،البتہ بیضرورد کی<sub>ھ</sub>لیں کہوہ مستحق زکوۃ ہوں اورصاحب نصاب نہ ہوں

میرے پاس زکوۃ کے اتنے پیسے موجود ہیں،ان کو تیجے مصرف میں خرچ کرنا ہے،اس

# www.e-iqra.com

بيوه اوريتيم كوزكوة دينے كاحكم

بعض لوگ میسجھتے ہیں کہ اگر کوئی خاتون ہیوہ ہے تو اس کو زکوۃ ضرور دین چاہئے، حالانکہ یہاں بھی شرط میہ ہے کہ وہ مستحق زکوۃ ہواورصاحب نصاب نہ ہو،اگر ہیوہ مستحق زکوۃ ہے تو اس کی مدد کرنا بڑی اچھی بات ہے،لیکن اگر خاتون ہیوہ اور مستحق

زکوۃ نہیں تو محض بیوہ ہونے کی وجہ سے وہ مصرف زکوۃ نہیں بن سکتی، اسی طرح بیتیم کو زکوۃ دینا اور اس کی مد دکرنا بہت اچھی بات ہے لیکن بیدد کیھ کرزکوۃ دینی چاہئے کہوہ مستحق کون ہے،لیکن اگر کوئی میتیم ہے مگر وہ مستحق زکوۃ نہیں ہے بلکہ صاحب نصاب ہے تو بیتیم ہونے کے باوجوداس کوز کوۃ نہیں دی جاسکتی ،ان احکام کو مدنظرر کھتے ہوئے زکوۃ نکالنی حاہئے۔

بینکوں سے زکوۃ کی کٹوتی کا حکم

کچھ عرصہ سے ہمارے ملک میں سرکاری سطح پر زکوۃ وصول کرنے کا نظام قائم ہے،اس کی وجہ سے بہت سے مالیاتی اداروں سے زکوۃ وصول کی جاتی ہے، کمپنیاں بھی زکوۃ کاٹ کرحکومت کوادا کرتی ہیں،اس کے بارے میں تھوڑی ہی تفصیل عرض کردیتا

جہاں تک بینکوں اور مالیاتی اداروں سے زکوۃ کی کٹوتی کا تعلق ہےتواس کٹوتی

سے زکوۃ ادا ہوجاتی ہے، دوبارہ زکوۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں،البتہ احتیاطا ایسا

کرلیں کہ کیم رمضان آنے سے پہلے دل میں بینیت کرلیں کہ میری رقم سے جوزکوۃ

کٹے گی وہ میں ادا کرتا ہوں ،اس سے اس کی زکوۃ ادا ہوجاتی ہے دوبارہ زکوۃ نکالنے کی

اس میں بعض لوگوں کو بیشبہ رہتا ہے کہ ہماری بوری رقم پر سال بورانہیں گزراجب کہ بوری رقم پرزکوۃ کٹ گئ،اس کے بارے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہر ہررقم پرسال گزرنا ضروری نہیں ہوتا بلکہا گرآ پ صاحب نصاب ہیں تواس صورت

میں سال بورا ہونے سے ایک دن پہلے جو بھی رقم آپ کے پاس آئی ہے،اس پرزکوۃ کٹی ہےوہ بھی بالکل صحیح کٹی ہے، کیوں کہاس بھی زکوۃ واجب ہوگئ تھی۔

ا کاؤنٹ کی رقم ہے قرض کس طرح منہا کریں؟

البتہ اگر کسی شخص کا سارا ا ثاثہ بینک میں ہی ہے،خود اس کے پاس کچھ بھی نہیں موجود نہیں ہے، اور دوسری طرف اس کے اوپر لوگوں کے قرضے ہیں تواس صورت میں بینک تو تاریخ آنے برزکوۃ کاٹ لیتا ہے،حالائکہاس قم سےقر ضے منہا نہیں ہوتے،جس کے نتیج میں زیادہ زکوۃ کٹ جاتی ہے،اس کا ایک حل تو یہ ہے کہ یا تو آ دمی وہ تاریخ آنے سے پہلے اپنی رقم کو بینک سے نکال لے یا کرنٹ ا کاؤنٹ میں رکھ دے، بلکہ ہر مخص کو چاہئے کہ وہ اپنی رقم کرنٹ ا کا وُنٹ ہی میں رکھے،سیونگ ا کاؤنٹ میں بالکل نہ ر کھے،اس لئے کہ وہ تو سودی ا کاؤنٹ ہے اور کرنٹ ا کاؤنٹ میں زکوۃ نہیں گٹتی، بہر حال زکوۃ کی تاریخ آنے سے پہلے وہ رقم کرنٹ ا کاؤنٹ میں منتقل کر دے، جب کرنٹ ا کاؤنٹ ہے زکوۃ نہیں کٹے گی تو آپ اپنے طور پر حساب کرے قرض منہا کرکے زکوۃ ادا کریں ، دوسراحل بیہ ہے کہ وہ شخص بینک کولکھ کر دیدے کہ میں صاحب نصاب نہیں ہوں اور صاحب نصاب نہ ہونے کی وجہ سے میرےاوپرزکوۃ نہیں کاٹی جائے گی۔

#### تحمینی کے شیئرز کی زکوۃ کا ٹنا

ایک مسئلہ کمپنی کے شیئرز کا ہے جب کمپنی شیئرز پر سالانہ منافع تقسیم کرتی ہے تو

اس وقت وہ کمپنی زکوۃ کاٹ لیتی ہے، لیکن کمپنی ان شیئرز کی جوزکوۃ کاٹتی ہے وہ اس شیئرز کی فیس ویلیو (face value) کی بنیاد پرزکوۃ کاٹتی ہے، حالانکہ شرعا ان شیئرز کی مارکیٹ قیت پرزکوۃ واجب ہے, لہذافیس ویلیو پر جوزکوۃ کاٹ کی گئی ہے وہ

توادا ہوگئ, البتہ فیس ویلیواور مارکیٹ ویلیو کے درمیان جوفرق ہے اس کا آپ کواس بنیاد پر حساب کرنا ہوگا, جس کی تفصیل شیئر زکی زکوۃ کے بارے میں بیان کی گئی ہے

, مثلاا کیٹ میئرز کی فیس ویلیو بچاس رویے تھی اوراس کی مار کیٹ ویلیوسا ٹھررویے ہے تواب ممپنی والوں نے بچاس رویے کی زکوۃ ادا کری،لہذا دس رویے کی زکوۃ آپ کو الگ سے نکالنی ہوگی بمپنی کےشیئر زاوراین آئی ٹی پونٹ دونوں کے اندریہی صورت ہے،لہذا جہاں کہیں فیس ویلیو پرزکوۃ کٹتی ہے،وہاں مارکیٹ کا حساب کر کے دونوں کے درمیاں فرق ہے،اس کی زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے۔

#### زکوة کی تاریخ کیا ہونی حاہیے؟

ایک بات سمجھ لیں کہ زکوۃ کے لئے شرعا کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے اور نہ کوئی ز مانہ مقرر ہے کہ اس ز مانے میں یا اس تاریخ میں زکوۃ ا دا کی جائے ، بلکہ ہر آ دمی کی زکوۃ کی تاریخ جدا ہوتی ہے،شرعا زکوۃ کی اصل تاریخ وہ ہےجس تاریخ اورجس دن آ دمی پہلی مرتبہ صاحب نصاب بنا،مثلا ایک شخص مکیم محرم الحرام کو پہلی مرتبہ صاحب نصاب بنا تواس کی زکوۃ کی تاریخ کیم محرم الحرام ہوگئی،ابآ ئندہ ہرسال اس کو کیم محرم الحرام کواپنی زکوۃ کا حساب کرنا جاہئے 'کیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہلوگوں کو بیہ یا ذہبیں رہتا کہ ہم کس تاریخ کو پہلی مرتبہ صاحب نصاب بنے تھے،اس کئے اس مجبوری کی وجہ سے وہ اپنے لئے کوئی الیمی تاریخ زکوۃ کے حساب کی مقرر کر لے جس میں اس کے لئے حساب لگانا آسان ہو، پھرآئندہ ہرسال اسی تاریخ کوزکوۃ کا حساب کر کے زکوۃ ادا

> کرے،البتہاحتیاطا کچھزیادہاداکریں۔ كيار مضان المبارك كي تاريخ مقرر كرسكتي بين؟

عام طور پرلوگ رمضان المبارك ميں زكوۃ نكالتے ہيں،اس كى وجہ يہ ہے كہ حدیث میں ہے کہ رمضان المبارک میں ایک فرض کا ثواب ستر گنا بڑھادیا جاتا ہے، شخص کواپنے صاحب نصاب بننے کی تاریخ معلوم ہے تومحض اس ثواب کی وجہ سے وہ شخص رمضان کی تاریخ مقررنہیں کرسکتا،لہذااس کو چاہئے کہاسی تاریخ پراپنی زکوۃ کا حساب کرے،البتہ زکوۃ کی ادائیگی میں بیرسکتا ہے کہا گرتھوڑی تھوڑی زکوۃ ادا کرر ہا ہے، تواس طرح ادا کر تارہے اور باقی جو بچے اس کورمضان المبارک میں ادا کرے، البتہ اگر تاریخ یادنہیں ہے تو پھر گنجائش ہے کہ رمضان المبارک کی کوئی تاریخ مقرر کر لے،البتہ احتیاطا زیادہ ادا کردے تا کہا گر تاریخ کے آگے پیچھے ہونے کی وجہ ہے جوفرق ہو گیا ہووہ فرق بھی پورا ہوجائے۔ پھر جب ایک مرتبہ جوتاریخ مقرر کر لے تو پھر ہرسال اسی تاریخ کواپنا حساب لگائے اور بیدد کیھے کہاس تاریخ میں میرے کیا کیاا ثاثے موجود ہیں،اس تاریخ میں نقدر قم کتنی ہے،اگر سوناموجود ہے تواسی تاریخ کی سونے کی قیمت لگائے،اگرشیئرز ہیں تواسی تاریخ کی ان شیئرز کی قیمت لگائے ،اگراسٹاک کی قیمت لگانی ہے تواسی تاریخ کی اسٹاک کی قیمت لگائے اور پھر ہرسال اسی تاریخ کوحساب کر کے زکوۃ ادا كرنى جاہئے ،اس تار تخ سے آگے بیچھے نہیں كرنا جاہئے۔ بہر حال زکوۃ کے بارے میں بیتھوڑی ہی تفصیل عرض کر دی ہے، اللہ تعالی ہم سب کوان احکام بڑمل کرنے کی تو فیق عطا فر مائے ، آمین۔ وآخردعوا ناان الحمدللدرب العالمين\_

www.e-igra.com

لہذا زکوۃ بھی چونکہ فرض ہےا گررمضان المبارک میں ادا کریں گے تو اس کوثو اب بھی

ستر گناہ ملے گا، بات اپنی جگہ بالکل درست ہے اور پیجذبہ بہت اچھاہے، کیکن اگر کسی

www.e-iqra.com

سوالات وجوابات

ح<u>ا</u> ندکی تاریخ مقرر کرنا

کیاز کوۃ کا حساب کرنے کے لئے انگریز می تاریخ مقرر سوال: کر سکتے ہیں یا چا ندہی کی تاریخ مقرر کرنا ضروری ہے؟

جا ندہی کی تاریخ مقرر کرناضروری ہے،انگریزی تاریخ مقرر کرنا درست نہیں۔

زیور کی زکوہ کس کے ذمہ ہے؟

بہت ہی خواتین ایے شوہروں کو کہتی ہیں کہ ہمارے زیور کی

زکوة آپاداکریں، کیوں کہ ہمارے پاس زکوة اداکرنے

لئے بیسے ہیں ہیں،ایسی صورت میں اگر شوہرز کوۃ ادا

کرد بے تو زکوۃ اداہو گی یانہیں؟

زکوۃ فرض ہے، وہ اپنی زکوۃ کا خود ذمہ دار ہے، جس طرح ہر شخص اپنی نماز کا خود ذمہ دار

ہے،جس طرح شوہر کے ذہبے ہیوی کی نماز نہیں ،اسی طرح شوہر کے ذہبے ہیوی کی

زکوۃ نہیں، اگر بیوی خود صاحب نصاب ہے تو زکوۃ ادا کرنا اسی کے ذھے فرض ہے،اور بیوی کا بیکہنا کہ میرے یاس پیسے ہیں ہیں، یہ بات اس لئے درست نہیں کہ اگریسے نہ ہوتے تو زکوۃ واجب ہی کیوں ہوتی ،اوراگر بیوی کے پاس صرف زیور ہے

اورزیور کی وجہ سےوہ صاحب نصاب بن گئی اوراس کے پاس الگ سے بیسے نہیں ہیں ،تو وہ اپنے زیور پچ کرز کوۃ ادا کرے،لیکن اگر شوہرخوش دلی سے اس کی بیدرخواست قبول کر لےاوراس کی طرف سے زکوۃ ادا کر دیتو زکوۃ ادا ہوجائے گی۔

البتہ یہ یادرکھنا جاہئے کہ بیوی کے ذھےاسی زیور کی زکوۃ فرض ہے جواس کی مکیت میں ہو کیکن اگر وہ زیورشو ہر کی مکیت میں ہےخواہ بیوی ہی پہنتی ہوتو اس کی ز کوۃ بیوی پر فرض نہیں شو ہر کودینی ہوگی۔

ما لک بنا کردینا ضروری ہے

سوال: بہت سے مالدار ایسے ہیں جن کے علاقوں میں سیننکڑوں . غریب ہوتے ہیں مگروہ مالدارلوگ صرف اپنی برادری کی انجمن میں دیتے ہیں اور پھر

وہ المجمن قبرستان کی زمین شادی ہال وغیرہ پر حیلہ تملیک کا ذریعہ اختیار کر کے ان پر

خرچ کرتی ہے،اورغریب لوگوں کووہ زکوۃ نہیں ملتی، کیا پیطریقہ درست ہے؟ جواب: اس کا جواب پہلے عرض کر چکا ہوں کہ جو غریب صاحب

نصاب نہیں ہے،اس کو مالک بنا کر زکوۃ دینا ضروری ہے، کوئی بھی ایسا کام جس میں

تملیک نه پائی جائے مثلا کوئی عمارت تعمیر کرنا ہو یا قبرستان خرید کروقف کرنا ہو یا مسجد ہو،ان پرز کوۃ صرف نہیں کی جاسکتی۔ اور به جوتملیک کا حیله عام طور پر کیا جا تا ہے کہ سی غریب کوز کو ۃ دے دی اوراس

ہے کہا کہتم فلاں کام پرخرچ کردووہ غریب بھی جانتا ہے کہ بیمیرے ساتھ کھیل ہور ہا

ہےاور حقیقت میں مجھےاس زکوۃ کی رقم میں سے ایک پیسے کا بھی اختیار نہیں ہے، تو پیہ محض ایک حیلہ ہے اور اس کی وجہ سے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ پېلىشى يرزكوة كى رقم لگا نا

آج کل بہت سے ادارے زکوۃ اور دوسرے عطیات جمع سوال: کرنے کے لئے بہت ہی رقمیں پلبٹی پرخرج کردیتے ہیں،تو کیا زکوۃ کی رقم اس طرح خرچ کرناجائزہے؟

پلسٹی پرزکوۃ کی رقم خرچ کرنا جائز نہیں۔ جواب:

سوال:

مدارس کےطلبہ کوز کوۃ دینا

زکوة کا بہترین مصرف تو غرباء اور مساکین ہیں کیکن

ہمارے ہاں دینی مدارس اور دوسرے اداروں کی وجہ سے زکوۃ کا بیمصرف تقریباختم ہوکررہ گیا ہے، مدارس والے زکوۃ لے جاتے ہیں اور پھروہ لوگ مسجد پر بھی زکوۃ خرج کرنے کے لئے تملیک کرالیتے ہیں ،وہ غریب لوگ جوسارا سال زکوۃ کی آس میں

اینے بچوں کی شادیاں اور دیگرامورالتواء میں رکھتے ہیں وہ کیا کریں؟

جواب: جن ادارول میں زکوۃ کو صحیح طور پر ان کے شرعی مصرف میں

خرچ کرنے کا انتظام موجود نہیں ہے،ان اداروں کوز کوۃ نیددینی چاہٹے بلکہ غریبوں کو مالك بناكرزكوة ديني حاية ،البته الركسي ادارے ميں با قاعده شرى طريقي برزكوة خرچ كرنے كا انتظام موجود ہے، وہاں زكوة ديني حاہيء ،اس لئے كہ جس طرح اور

فقراءاورغر باءزکوۃ کےحقدار ہیںاسی طرح وہ طلبہ جودین کی تعلیم حاصل کررہے ہیں اور وہ غریب بھی ہیں تو وہ طلبہ اور زیادہ حقدار ہیں ، کیوں کہ انہوں نے دین کی تعلیم

کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے،اس لئے جن اداروں میں صحیح انتظام موجود ہو

وہاں بے کھٹک زکوۃ دے سکتے ہیں ، البتہ اگر اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں میں مستحقین زکوۃ موجود ہیں توان کومقدم رکھنا چاہئے ،ان کودینے کے بعدان اداروں کو دینی چاہئے۔ دینی چاہئے۔

تاریخ زکوة پرنصاب سے کم مال ہونا

جواب: اگر زکوۃ کا حساب کرنے کے لئے آپ نے جو تاریخ مقرر کی ہے،اس تاریخ میں آپ کے پاس نصاب کے بقدر مال نہیں ہے تو آپ کے ذمے

ہے،اس تاریخ میں آپ کے پاس نصاب کے بفترر مال نہیں ہے تو آپ کے ذہبے زکوۃ واجب نہیں ہے۔

# ضرورت سے زائد مال کا مطلب

سوال: ضرورت سے زائد مال کی کیا تعریف ہے ؟ کیوں کہ پیضروریات ہرایک کی مختلف ہوتی ہیں؟

جواب: ضرورت سے زائد مال سے مرادیہ ہے کہ گھر میں جو اشیاء کھانے پینے کی ہیں یا استعال ہونے والے برتن وغیرہ ہیں، اسی طرح پہننے کے کپڑے ہیں اور گھر کا اثاثہ جو گھر میں استعال ہوتا رہتا ہے، وہ سب ضروریات

کیڑے ہیں اور گھر کا اثاثہ جو گھر میں استعال ہوتا رہتا ہے، وہ سب ضروریات میں داخل ہیں،اور پھر ہرآ دمی کی ضروریات بھی مختلف ہوتی ہیں، بعض لوگ وہ ہیں جن کے پاس مہمان بہت کثرت سے آتے ہیں تواب اس کوان کیلئے بہت سارے سامان بستر وغیرہ رکھنے پڑتے ہیں، بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے پاس اس طرح مہمان نہیں آتے ، بہر حال یوں سمجھ لیں کہ وہ سامان جن کو بھی استعال کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی ،ایباسامان ضرورت سے زائد سمجھا جائے گا۔

> ٹیلویژن ضرورت سے زائد ہے۔ سوال: کیاٹیلیویژن ضرورت سے زائد ہے؟

جواب: جی ہاںٹیلیویژن یقیناً ضرورت سےزا کدہے۔

تغميرات پرزكوة كاحكم

سوال: مهپتالوں کی تغمیر اور مدارس کی تغمیر پر زکوۃ خرچ کرنا چاہیں تو مصحوط میں م

اس کالمجی طریقه کیا ہے؟

ہواب: حقیقت میں تو تغمیرات پر زکوۃ کی رقم خرچ نہیں ہو سکتی، اور

آج کل جوحلہ تملیک کیا جاتا ہے جس میں جانبین کومعلوم ہوتا ہے کہ بید حقیقت میں تملیک نہیں ہے، ایباحیلہ تو کسی طرح بھی معتر نہیں ، لیکن بیصورت ہوسکتی ہے کہ جن

لوگوں کے لئے تغمیر کی جارہی ہے، واقعۃ ان کووہ رقم مالک بنا کر دے دی جائے اور چونکہ وہ جانتے ہیں کہ بیرقم ہمارے لئے اور ہمارے مصرف میں استعمال ہوگی ،لہذا

پھروہ لوگ وہ رقم اپنے طور پرخوش دلی سےاس تغمیر کے لئے دے دیں تو اس کی گنجائش ہے۔

زكوة ميں كھا نا كھلا نا

جواب: کھانا پکا کر مستحقین زکوۃ کوما لک بنا کردینا درست ہے۔

#### زکوة میں کتابیں دینا

سوال: کتابوں کی اشاعت میں زکوۃ کی رقم لگ سکتی ہے یانہیں؟

جواب: کتابوں کی اشاعت میں زکوۃ کی رقم نہیں لگ سکتی البتہ اگر وہ کتابیں لگ سکتی البتہ اگر وہ کتابیں زکوۃ ادا ہو کا بیا کردی جائیں گی تواس سے زکوۃ ادا ہوجائے گی۔

#### مال تجارت کی قیمت کاتعین

سوال: اگر کسی مال تجارت کا ریٹ کنفرم نہ ہوا ور وہ مال بازار میں عام فروخت نہ ہوتا ہو،اس کے ریٹ اپنی صوابدید کے مطابق مقرر کر کے اس پر •• نند میں میں سے سے سے سے سے مطابق مقرر کر کے اس پر

مخصوص نفع رکھ کرفروخت کرنا جا ہیں کیکن وہ مال ابھی تک فروخت نہیں ہوااور نہاب فروخت ہونے کاامکان ہے تواس کی قیت کانعین کس طرح کریں؟

روست او سے ان اور ہوں ہے۔ جواب: مال تجارت کی قیمت کے تعین کرنے کا تعلق تجربہ سے ہے،

ہو ہے۔ تجربہ سےاس کا فیصلہ کریں اور انصاف اور احتیاط کے ساتھ اس کی تخمینی قیمت لگائیں کہ جب بیسامان فروخت ہوگا تو ہمیں اس کے اتنے پیسے ملیں گے،اس طرح قیمت کا تعین کر کے اس کے حساب سے زکوۃ اوا کریں۔

مال تجارت ہی کوز کوۃ میں دینے کا حکم

سوال: ایک مال تجارت ہمارے پاس موجود ہے مگروہ فروخت نہیں

ہور ہاہےتواسی مال کوہم بطورز کوۃ کے ستحق کودئے سکتے ہیں یانہیں؟

جواب: جی ہاں! زکوۃ میں خودوہ چیز بھی دی جاسکتی ہے جس پرز کوۃ برین

عائدہے،لہذاسامان تجارت کی زکوۃ میں پیضروری نہیں ہے کہ نقذر و پیے ہی دیا جائے،

بلکہ وہ سامان تجارت جس کی زکوۃ نکالی جارہی ہے، اسی سامان تجارت کا پچھ حصہ بطور زکوۃ کے دے سکتے ہیں، البتہ اگر وہ سامان عام استعمال کا سامان نہیں ہے اور خیال یہ ہے کہ غریب اور فقیر کواس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا تو اس صورت میں انصاف کے ساتھ اندازہ اور تخیینہ سے اس کی قیمت لگا کر پھراس کی قیمت پرزکوۃ اداکی جائے۔

امپورٹ کئے ہوئے مال پرزکوۃ کاحکم

سوال: جم نے ایک مال تجارت باہر ملک سے خریدا ہے اور ابھی

ہمارے قبضہ میں نہیں آیا،اس مال کی قیمت کس حساب سے لگائی جائے؟

جواب: اس میں قاعدہ یہ ہے کہ اگروہ سامان آپ کی ملکیت میں آچکا

: ہے، جا ہے وہ ابھی تک آپ کے قبضہ میں نہیں آیا تب تو اس سامان کی قیمت لگائی

ہ پہر ہے ہوں میں میں ایک ایک ہے۔ جمہ میں ہیں آیا تو اس صورت میں جتنے پیسے جائے گی، کیکن اگر وہ سامان آپ کی ملکیت میں نہیں آیا تو اس صورت میں جتنے پیسے

جائے کی میکن الروہ سامان آپ کی ملایت میں ہمیں آیا تو اس صورت میں جینے پیسے آپ نے اس کی خریداری میں لگائے ہیں،صرف ان پیسوں برز کوۃ واجب ہوگی،مثلا

آپ نے اس کی خریداری میں لگائے ہیں، صرف ان پیپوں پرزکوۃ واجب ہوگی، مثلا فرض کریں کہ آپ نے ایک سامان امپورٹ کیا اور وہ سامان آپ کی ملکیت میں آگیا

ہے،اگر چہوہ سامان ابھی راستہ میں ہےابھی تک آپ کے قبضہ میں نہیں آیا، تب تو اس

سامان کی قیمت لگا کرز کوۃ ادا کی جائیگی کمیکن اگروہ سامان ابھی تک آپ کی ملکیت ہی میں نہیں آیا، اس لئے کہ سودا ہی مکمل نہیں ہوا تو اس صورت میں اس مال کی خریداری میں جتنی رقم لگائی ہے، اس رقم پرز کوۃ واجب ہوگی،اس مال پرز کوۃ واجب نہیں ہوگی۔

سمسی تاریخ سے قمری تاریخ کی طرف تبدیلی کس طرح ہو؟

ہوں،اب میں قمری تاریخ کا تعین *کس طرح کر*وں؟

جواب: آئندہ کے لئے تو آپ سی قمری تاریخ کا تعین کر لیں اور

اب تک آپ جوششی تاریخ کے حساب سے زکوۃ ادا کرتے چلے آئے ہیں، تو اس میں ہرسال جوتقریبا چند دنوں کا فرق چلا گیا ہے،اس کی تلافی کے لئے آپششی سال کے لئے 2.60 کا حساب کریں اور جوفرق نکلتا ہواس کی مزیدز کوۃ ادا کریں۔

خالص سونے پرز کوۃ ہے

سونے کے زیور میں کھوٹاورنگینوں کی قیمت اوروزن سوال:

شامل ہوتا ہےتو کیا زیور کے پورے وزن پرز کوۃ واجب ہوگی یا کھوٹ کا وزن اوراس

کی قیمت الگ کرنی ہوگی؟ 

نکالا جائے گا ،صرف خالص سونے برزکوۃ اداکی جائے گی۔

مجامدین کوز کوة دینا

کیا جہاد میں کا فروں سے برسر پیکارمجامدین کوزکوۃ دی سوال:

جاسکتی ہے؟

جی ہاں! دی جاسکتی ہے جب کہوہ جہاد میں گلے ہوئے جواب:

ہوں،اس لئے کہ مجاہدین بھی زکوۃ کا ایک مصرف ہیں۔

# تھوڑی تھوڑی کر کے زکوۃ دینا

سوال البعض تا جرز کوۃ کا حساب لگا کر یکمشت ادانہیں کرتے بلکہ

اس زکوۃ کی رقم کوقابل ادا کھاتے میں درج کردیتے ہیں اور پھرتھوڑی تھوڑی کرکے زکوۃ ادا کرتے ہیں ،اورزکوۃ کی مکمل ادئیگی تک وہ رقم کاروبار میں لگی رہتی ہے، کیا یہ صورت جائز ہے؟

کہ زکوۃ جتنی جلدا داہوجائے تو بہتر ہے۔

### ایک سےزائدگاڑی پرزکوۃ

اگر کسی شخص کے پاس ایک سے زائد گاڑیاں ہوں تو ان پر

زکوۃ ہے یانہیں؟

اگرایک سے زائد گاڑیاں استعال ہی کے لئے ہیں تو ان پر جواب: ز کوۃ نہیں ہے،کیکن اگر کوئی گاڑی بیچنے کی نیت سے خریدی ہوتو اس گاڑی پر زکوۃ

واجب ہے۔

#### کرایہ کے مکان پرزکوۃ

کیا کرایہ بردیے ہوئے مکان برزکوۃ ہے یانہیں؟ سوال:

کرایہ پر دیے ہوئے مکان کی مالیت پر زکوۃ واجب جواب:

نہیں ہےالبتہ جوکرایہ ہر ماہ آئے گاوہ کرایہ آپ کی نقدر قم میں شامل ہوگا اور سال کے

ختم ہونے پرصاحب نصاب ہونے کی صورت میں اس پرزکوۃ واجب ہوگی۔

#### قرض ما نگنے والے کوز کو ۃ

واپسنہیں کرے گا ،تواس کوقرض بتا کردل میں زکوۃ کی نیت کر کے رقم دیدیں تو زکوۃ ادا

جواب: جی ہاں !اس طرح دینے سے بھی زکوۃ ادا ہوجاتی ہے بشرطیکہ شروع میں رقم دیتے وقت ہی زکوۃ کی نیت ہواور بینیت ہو کہا گریہوا پس لائے گا تواس سے واپس نہیں لونگا، تواس طرح بھی زکوۃ ادا ہوجاتی ہے۔

اگربینک صحیح مصرف پرزکوۃ خرج نہ کرے؟

ہوجاتی ہےلیکن ہمیں اس کا پیۃ نہی کہ وہ صحیح مصرف پرخرچ کرتا ہے یانہیں الہذااگر بینک صحیح مصرف پرزکوۃ نہ لگائے تو کیا ہماری زکوۃ ادا ہوجائے گی؟ ہمارے ذمے پر

زکوۃ باقی تونہیںرہ جائے گی؟

جواب: حکومت جوزکوہ وصول کرتی ہے تو حکومت کے وصول کرتے ہی زکوۃ ادا ہوجاتی ہے، اب حکومت کا پیفرض ہے کہ وہ سیجے مصرف پرخرچ کرے، اگر حکومت صحیح مصرف برخرچ کرے گی تو اس کی ذ مہ داری ادا ہوجائے گی ، اور اگر صحیح مصرف برخرچ نہیں کریگی تووہ گناہ گار ہوگی لیکن آپ کی زکوہ ادا ہوجائیگی۔

زکوۃ کی تاریخ بدلنے کا حکم

اگر کوئی شخص اپنی زکوۃ کی تاریخ بدلنا حیاہتا ہے تو وہ بدل سکتا سوال:

ہے یانہیں؟

جواب: جبیها که پہلے بنایاتھا که ہرخص کی زکوۃ کی تاریخ وہ ہے جب وه پېلى بارصاحب نصاب بنا،كين جبايك تاريخ بن گئى تو پھرآ ئندهاس كووہى تاريخ ر کھنی جا ہے اس کو بدلنا درست نہیں۔

اینے پراویڈنٹ فنڈ سے لئے ہوئے قرض کا حکم

اگرکسی شخص نے تمپنی سے اپنے اوپر اویڈنٹ فنڈ سے قرض لیا سوال: ہےتووہ قرض میں شار ہوگا یا نہیں؟

اگر کسی شخص نے اپنے پراویڈنٹ فنڈ سے قرض لیا ہے چونکہ جواب: وہ اس کی اپنی ہی رقم ہےاس لئے اس قرض کواپنی مجموعی رقم سے قرض کے طور پر منہا نہیں کیا جائے گا۔

زکوۃ کیادائیگی کے لئے نیت ضروری ہے

میں نے اپنے ملازم کو شادی کی مدمیں ۲۵ ہزار روپے دیے سوال: اوراس سے کہا کہاس میں سے دس ہزاررویے تمھارے ہیں اورپیدرہ ہزاررویے قرض

ہیں جوشمصیں واپس کرنا ہے، یہ پندرہ ہزاررو بےاگر چہ ذکوۃ ہی کے تھے کیکن بیسو جا کہ اس سے واپس لے کرکسی اور کو بیز کوۃ میں دے دول گا کیا میرایہ فیصلہ درست ہے؟

جواب: جی ہاں اگر آپ نے شروع ہی میں بینیت کرلی کہ اس میں

ہے دس ہزار رویے تواس زکوۃ کے طور پر دیے ہیں اور باقی قرض ہیں تواس میں کوئی حرج نہیں ،آپ کے دس ہزار روپے بطور زکوۃ کے ادا ہوجا کیں گے، باقی پیدرہ ہزار رویے بطور زکوۃ کے ادانہیں ہوئے، وہ جب وصول ہونے کے بعد دوبارہ زکوۃ کی

#### نیت سےادا کریں گےتواس وقت ادا ہوجا ئیں گے۔

اپنے ملازم کوز کو ۃ دینا

سوال: کیا میں اپنے ملازم کو زکوۃ دے سکتے ہیں اور کیا اس کا صاحب نصاب نہ ہونا ضروری ہے؟

جواب: ملازم ہویا نہ ہو، جس کو زکوۃ دے رہے ہیں اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ صاحب نصاب نہ ہو ،کسی بھی صاحب نصاب کوز کو ۃ نہیں دی جاسکتی ۔ جا ہے

وہ ملازم ہی کیوں نہ ہوالبیتہ ملازم کودی ہوئی زکوۃ اجرت میں ہرگز نہ لگا ئیں بلکہا گرکسی وقت وہ اجرت میں اضافے کا مطالبہ کرے تو اضافہ بھی اس بنایر نہ روکیس کہ محصیں ہم

زکوۃ بھی دیتے ہیں یعنی زکوۃ کا کوئی اثراس کی تنخواہ پر نہ پڑنا چاہئے۔

طلبه کوو ظیفے کے طور پرز کوۃ دینا

مدارس میں طالب علم کو کھانے کے وظیفے کے طور پر مثلا یا نچ

سوال: سورویے فی طالب علم زکوۃ کی رقم ہے دیے جائیں اور پھران طلبہ سےفیس کےطوریر

وہ رقم اہل مدارس وصول کریں تو اس طرح کرنے سے زکوۃ ادا ہوجائے گی یانہیں؟

جی ہاں زکوۃ ادا ہوجائے گی ، اور اس طرح کرنے میں کوئی جواب:

حرج نہیں ہے۔

شيئرز يرملنے والاسالانه منافع پرزکوة كاحكم

کیا شیئرز پر ملنے والے سالانہ منافع پر زکوۃ واجب ہے یا سوال:

نہیں؟

جو نقذرقم تاریخ زکوۃ میں آپ کے پاس موجود ہے جاہے وہ جواب: رقم کسی بھی ذریعہ سے آئی ہوجا ہے شیئرز پر ملنے والاسالا نہ نفع کے طور پر آپ کوملی ہو، یا کسی نے ہدید میں آپ کو دی ہویا د کان کی آمدنی سے حاصل ہوئی ہوان سب پر زکوۃ

### شيئرز کی کونسی قیمت معتبر ہوگی

سوال: اگرشیئرز فروخت کرنے کی نیت سے خرید کے لیکن بازار میں ان کی قیمت بہت زیادہ گرجانے کی وجہ ہےان کوفروخت نہ کریں تو کیا زکوۃ کی تاریخ آنے پران شیئرز کی زکوۃ مار کیٹ ریٹ پر دی جائے گی یااس کی خریداری کی قیت پر دی جائے گی؟

مارکیٹ ریٹ پرزکوۃ دی جائے گی ، چاہے مارکیٹ میں نرخ جواب: گر گیا ہو یا بڑھ گیا ہو۔

ضرورت سےزائد سامان کے ہوتے ہوئے زکوۃ دینا

سی آروغیرہ موجود ہے مگر وہ ضرورت مند ہے،مثلا علاج کے لئے اور بچوں کی تعلیم اور شادی وغیرہ کے لئے پیسوں کی ضرورت ہے کیکن شرم کے مارے کھلے عام لوگوں سے

نہیں مانگ سکتا، کیاایشے خص کوزکوۃ دے سکتے ہیں؟

ہے تو سب سے پہلے ٹی وی، وی ہی آ رفر وخت کر کے بیسے حاصل کرے جب اس قتم کی اشیاءفروخت کردےاورضرورت سے زائدسامان اس کے پاس نہ رہےتو پھر

ایسے ستحق شخص کوزکوۃ دینے کی گنجائش ہوگی اس سے پہلے ہیں۔

دوسرانکتہ بیہ کہ جس شخص کی ملکیت میں ٹی وی، وی ہی آرہاسے زکوۃ نہیں دے سکتے لیکن اگراس کی بیوی یابالغ اولا دمیں کوئی غیرصاحب نصاب مستحق زکوۃ ہے تواسے زکوۃ دے سکتے ہیں۔

#### www.e-iqra.com

مریضوں کوز کو ق کی مدیسے دوادینا

سوال: ایسا مریض جوغریب ہواور سید نہ ہو، ایک ڈاکٹر اس کو دوائی زکوۃ کی مدسے دے سکتا ہے یانہیں؟

جواب: ایسے مریض کوڈا کٹر سے زکوۃ کی مدسے دوادے سکتا ہے۔

#### بچیوں کے زبور پرزکوۃ کا حکم

سوال: بعض اوقات والدین اپنی غیر شادی شدہ بچیوں کو زیور دے

ما لك هوتى بين اب وه پچيان اس زيور كى زكوة كس طرح ادا كرن؟

جواب: اگر بچیاں نابالغ ہیں اور والدین نے وہ زیور ان کی ملکت میں اس طرح دیدیا ہے کہ اب وہ زیور کو دیاجائے میں اس طرح دیدیا ہے کہ اب وہ زیور بچیوں سے لیاجائے گا اور نہ دوسروں کو دیاجائے

گا، تواس صورت میں تواس زیور پرزکوۃ نہیں۔اس لئے کہ نابالغ پرزکوۃ واجب نہیں، کین اگر بچیاں بالغ ہیں اور والدین نے زیور کا مالک ان کو بنا دیا ہے، تواس صورت میں خوداس بچی پراس زیور کی زکوۃ فرض ہے،اگراسکے پاس کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہے

میں خوداس بچی پراس زیور کی زکوۃ فرض ہے، اگراسکے پاس کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہے تو پھریا تو والدین اس کی طرف سے اس کی اجازت سے زکوۃ اداکر دیں، اوراگریمکن نہ تو زیور فروخت کر کے زکوۃ اداکرنی ہوگی۔

#### کیاز پورفروخت کر کے زکوۃ ادا کریں؟

سوال: اگر اس طرح ہر سال زیور فروخت کرکے زکوۃ ادا کرتے ر ہیں تو پھرایک وفت آئے گا کہ ساراز پورختم ہوجائے گا؟

سارا زیورختم نہیں ہوگا، بلکہ ساڑھے باون تولہ جاندی کے جواب:

بقدر ضرور باقی رہے گا ،اس لئے جب ساڑھے باون تولہ چا ندی کی مقدار ہے کم ہوگا تونصاب زکوۃ ختم ہوجائے گااور زکوۃ ہی واجب نہیں رہے گی۔

تاریخ زکوة برحساب ضرور کرلیں

ملیں اس کے نتیج میں وہ صاحب نصاب ہو گیا اگرا گلے سال بھی صاحب نصاب ر ہے تو اگلے سال اسی تاریخ کواس پر زکوۃ واجب ہوگی ،اب اگر آئندہ سال وہ بھی

تاریخ تو آ گئی کیکن رمضان کے آنے میں ابھی پانچ ماہ باقی ہیں،تو کیاوہ رمضان آنے یرایک سال یا نچ ماه کی زکوة ادا کرے یاوه کوئی اورطریقه اختیار کرے؟

جواب: وه به کرے که جس تاریخ کوسال پورا ہواجائے اس تاریخ کو زکوۃ کا حساب تو لگالے کہ میرے ذمہاتنی زکوۃ واجب ہوئی ، پھرحسب ضرورت ادا

كرتا رہے،اگر رمضان تك كوئي مناسب مصرف نه ملے تو جو زكوۃ بچي ہوئي ہو وہ رمضان میں اداکر دے، کیکن اگر فوری مصرف موجود ہے اور ضرورت مندموجود ہے تو

زکوۃ رمضان تک ہرگز مئوخر نہ کرنی جا ہے ہرصورت میں انشاءاللہ ضرورت مند کوفورا دینے میں زیادہ ثواب ہے۔ گیڑی کی رقم پرزکوۃ کا حکم

گیڑی پر مکان خریدا اور پھر مزید آگے کرایہ پر دے دیا، اس سوال: کی زکوۃ کس طرح دی جائے گی؟

گیڑی پر مکان خریدانہیں جاتا بلکہ کرایہ پر لیا جاتا ہے، شرعا جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ پگڑی کوئی قابل زکوۃ چیزنہیں ، بلکہ جومکان کرایہ پر دیا ہوا ہے اور اس کو جو کرایہ آرہا ہے وہ جب آمدنی کی شکل میں جمع ہو، اور پھروہ سال کے آخر میں

تاریخ زکوۃ پر جو باقی رہےاس پرزکوۃ واجب ہوگی ،اصل میں اس پر واجب ہے کہوہ رقم کرایہ دارکو داپس کرے جاہے کرایہ بڑھا دے۔

گڈول پرفروخت کی ہوئی بلڈنگ پرزکوۃ

اگرایک شخص کے پاس ایک بلڈنگ ہے جواس نے گڈول پر سوال: فروخت کردی ہے،کیاوہ اس پرزکوۃ دےگایانہیں؟

اگر عمارت یا بلڈنگ گڈول پر فروخت کی ہویا کسی اور ذریعہ جواب: مے فروخت کی ہو جب آپ کے پااس نقدر قم آگئ تو نقدر قم کا جو تھم ہے وہی تھم اس

ر جاری ہوگ، یعنی سال کے ختم پر تاریخ زکوۃ آنے پر جورقم باقی ہوگی ااس پر زکوۃ واجب ہوگی۔

جس قرضے کی واپسی کوامید نہ ہواس کا حکم

سوال: اگر ایک شخص نے اپنامال ادھار فروخت کیا ہوا ہے اور پارٹی رقم ادانہیں کررہی ہے تو اس کی زکوۃ کا کیا حکم ہے، اس میں بھی پھر دوصور تیں ہیں،

ایک بیر کہ وہ دھار مال لینے والامسلسل بیر کہنا رہے کہ میں ادا کردوں گا، مگر وہ ادانہیں کرتا،اور دوسری صورت بیر کہ وہ ادھار لینے والا واپس دینے سے صاف انکار کردیتا ہے یاغائب ہی ہوجاتا ہے، یااس کا انتقال ہوجاتا ہے تو ان صور توں میں زکوۃ کا کیا تھم ہے؟ جواب: اگر کسی شخص کے ذمے آپ کی رقم تھی مگر وہ اب واپس ادا کرنے سے مرگیا ہے یاغائب ہوگیا ہے اوریتہ نیں چل سکا کہ کہاں گیا، اور اب اس

رقم کے واپس ملنے کی امید نہیں ہے، تو اس رقم پرزکوۃ نہیں الیکن اگر ایک مخص پیکہتا ہے کہ میں تمھاری رقم ادا کروں گا بظاہر بیمعلوم ہور ہاہے کہوہ نیک نتی سے کہدر ہاہے، اگر

کہ میں مھاری رم ادا کروں کا بظاہر ریہ معلوم ہور ہاہے کہ وہ نیک می سے اہمد ہاہے، اگر چہاس وقت گنجائش نہیں ہے کیکن گنجائش ہونے پر وہ واقعی دیدے گا تو اس صورت میں اس رقم پر زکوۃ واجب ہے اس کی زکوۃ نکالنی چاہئے ،البتۃ ااس رقم پر زکوۃ ادا کی جائے

فوری واجب نہیں،قرض کی رقم وصول ہونے پرادا کرسکتا ہے، گر جب رقم مل جائے گی،تو پچھلے ان سالوں کی بھی زکوۃ دینی ہوگی،جن میں وہ رقم وصول نہیں ہوئی تھی،اورزکوۃ بھی ادانہیں کی گئی تھی ۔

☆×☆×☆×☆×☆

www.e-iqra.com

· ·

# www.deeneislam.com

#### بسم الله الرحمان الرحيم

#### زکوۃ کے جدید مسائل

الله يكنزون اللهب و الفضة و لا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعداب أليم . يوم يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها جباههم و جنوبهم و ظهورهم هذا ما كنزتم لأنفسكم فذوقوا ماكنتم تكنزون والتوبة المحمودة والمحمودة المحمودة المحم

### ز کو ۃ نہ تکا لئے پر وعید

"هذا ماكنزتم لأنفسكم فذوقوا ماكنتم تكنزون".

یہ ہے وہ خزانہ جوتم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، آج تم خزانے کومزہ چکھو، جوتم اپنے لئے جمع کررہے تھے۔اللہ ﷺ ہرمسلمان کواس انجام سے محفوظ رکھے آمین ۔

بیان لوگوں کا انجام بیان فرمایا جورو پیہ پیسے جمع کررہے ہیں کیکن اس پراللہﷺ نے جوفرائض عائد کئے ہیں انٹھیکٹھیک بجانہیں لاتے ۔صرف ان آیات میں نہیں بلکہ دوسری آیات میں بھی وعیدیں بیان فرمائی گئی ہیں، چنانچے سور ق<sup>د د</sup>ہمزہ'' میں فرمایا:

" ويىل لىكىل هممزة لمزة . الذي جمع مالا وعدده . يحسب أن ماله أخلده.

كـلالينبـذن في الحطمة .وما ادراك ما الحطمة .نارالله الموقدة .التي تطلع

على الأفئدة" .

یعنی اس خص کے لئے در دناک عزاب ہے جوعیب نکا لئے والا ہے اور طعنہ دینے والا ہے ، جو مال جمع کرر ہاہے اور گن گن

# یہ مال کہاں ہے آرہاہے

ز کو ۃ اوا نہ کرنے پر ایسی شدید وعید کیوں بیان فر مائی ؟ اس کی وجہ سے کہ جو پچھ مال تم اس دنیا میں حاصل کرتے ہو، چاہے تجارت کے ذریعہ حاصل کرتے ہو، چاہے ملازمت کے ذریعہ حاصل کرتے ہو، چاہے کاشت کاری کے ذریعہ حاصل کرتے ہو، یا کسی اور ذیعہ سے حاصل کرتے ہو، ذراغور کروکہ وہ مال کہاں سے آر ہاہے؟ کیا تمہارے اندر طاقت تھی کہتم اپنے ہاز و سے وہ مال جمع کر سکتے ؟ بیتو اللہ ﷺ کا بنایا ہوا حکیما نہ نظام ہے، وہ اسپنے اس نظام کے ذریعے تمہیں رزق پہنچار ہاہے۔

# گا مک کون بھیج رہاہے؟

تم سیجھتے ہو کہ بیس نے مال جمع کرلیا اور دکان کھول کر بیٹے گیا اور اس مال کوفر وخت کردیا تو اس کے منتیج بیس مجھے بیسہ ل گیا،

میں نہ دیکھا کہ جب دکان کھول کر بیٹے گئے تو تمہارے پاس گا کہکس نے بھیجا؟ اگرتم دکان کھول کر بیٹے ہوتے اور کوئی گا کہ نہ آتا تو

اس وفت کوئی بکری ہوتی ؟ کوئی آ مدنی ہوتی ؟ بیکون ہے جوتمہارے پاس گا کہ بھیج رہا ہے؟ اللہ ﷺ نے نظام ہی ایسا بنایا ہے کہ

ایک دوسرے کی جبتیں ایک دوسرے کی ضرور تیں ایک دوسرے کے ذریعہ پوری کی جاتی ہیں۔ایک شخص کے دل میں ڈال دیا کہ تم

# کاموں کی تقسیم اللہ کی طرف سے ہے

بہرحال! بیدر حقیقت اللہ ﷺ کا بنایا ہوا نظام ہے جو تہبارے پاس گا مکب بھیج رہاہے، جو گا مک کے دل میں ڈال رہاہے کہ تم اس دن میں جاکر سامان خریدو، کیا کسی شخص نے کا نفرنس بلائی تھی اوراس کا نفرنس میں بیہ طے ہوا تھا کہ استے لوگ کیٹر افروخت کریں کے ، استے لوگ جوتے فروخت کریں گے ، استے لوگ چاول فروخت کریں گے ، استے لوگ برتن فروخت کریں گے ، اس طرح لوگوں کی ضرور تیں پوری کی جا کیں گی ۔ دنیا میں ایسی کوئی کا نفرنس آج تک نہیں ہوئی بلکہ اللہ ﷺ نے کسی کے دل میں بید ڈالا کہ تم کپٹر افروخت کرو، کسی کے دل میں ڈالا کہ تم جوتے فروخت کرو، کسی کے دل میں ڈالا کہ تم روٹی فروخت کرو، کسی کے دل میں ڈالا کہتم گوشت فروخت کرو،اس کا بینتیجہ ہے کہ دنیا کی کوئی ضرورت الی نہیں ہے جو بازار میں نہ کمتی ہو، دوسری طرف خریداروں کے دل میں بیدڈ الا کہتم جاکران سے ضرور یات خروید واوران کے لئے رزق کا سامان فراہم کرو۔اللہ ﷺ کا بنایا ہوا نظام ہے کہ وہ تمام انسانوں کواس طرح رزق عطا کر رہاہے۔

### زمین سے اگانے والا کون ہے؟

خواہ تجارت ہو یا زراعت ہو یا ملازمت ہو، دینے والا در حقیقت اللہ ﷺی ہے، زراعت کود کیھے! زراعت میں آدمی کا م ہیہ ہے کہ زمین کوزم کر کے اس میں نیج ڈال ڈے اور اس میں پانی ویدیں، لیکن اس نیج کوکوئیل بنانا، وہ نیج جو بالکل بے حقیقت ہے جو گفتی میں بھی نہ آئے، جو بے وزن ہے لیکن اتنی سخت زمین کا پیٹ بھاڑ کر نمودار ہوتا ہے جو کوٹیل بن جاتا ہے، پھروہ کوٹیل بھی الی نرم اور نازک ہوتی ہے کہ اگر بچے بھی اس کو انگل ہے مسل دے تو وہ ختم ہوجائے، لیکن وہی کوٹیل سارے موسموں کی سختیاں برداشت کرتی ہے، گرم اور سرداور تیز ہواؤں کو بہتی ہے، پھر کوٹیل سے پودا بنرآ ہے، پھراس پودے سے پھول نکلتے ہیں، پھول سے پول سے بیل سنتے ہیں اور اس طرح وہ ساری دنیا کے انسانوں تک پہنچ جاتا ہے۔ کون ذات ہے جو بیکام کررہی ہے؟ اللہ ﷺ ہی بیسارے کام کرنے والے ہیں۔

# انسان میں پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں

لبذا آیدنی کا کوئی بھی ذریعہ ہو، چاہے تجارت ہو یا زراعت ہو یا ملازمت ہو،حقیقت میں تو انسان ایک محدود کا م کے اندر کسی چیز کو پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، بیتو اللہﷺ ہیں جوضرورت کی اشیاء پیدا کرتے ہیں اور تمہیں عطا کرتے ہیں،لبذا جو کچھ بھی تمہارے یاس ہے وہ سب اس کی عطاہے:

> " لله ما فى السموات و ما فى الأرض " [البقرة: ٢٨٣] " زيين وآسان بيل جو يكتر عوه اى كى ملكيت ئ -

# ما لك حقيقي الشريك بين

اوراللہ ﷺ وہ چیزیں تہمہیں عطا کرکے ہی تھی کہددیا کہ چلوتم ہی اس کے مالک ہو، چنانچے سورۃ کیلین میں اللہ ﷺ ارشاد فرمایا ہے:

#### "أو لم يروا أنا خلقنا لهم مما عملت أيدينا أنعاما فهم لها مالكون ".

(یاسین: کا ا

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے بنادیئے ان کے واسطے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں سے چوپائے ، پھروہ ان کے مالک میں ، مالک حقیقی تو ہم تھے ، ہم نے تنہیں مالک بنایا ، تو حقیقت میں وہ مال جو تبہارے پاس آیا ہے اس میں سب سے بڑاحق تو ہمارا ہے ، جب ہماراحق ہے تو پھر اس میں سے اللہ ﷺ کے تکم کے مطابق خرچ کرو ، اگر اس کے تکم کے مطابق خرچ کرو گے تو ہاتی جتنا مال تمہارے پاس ہے وہ تمہارے لئے حلال اور طیب ہے، وہ مال اللہ ﷺ کافضل ہے، اللہ ﷺ کی نعمت ہے، وہ مال برکت والا ہے ۔اوراگرتم نے اس مال میں سے وہ چیز نہ نکالی جواللہ ﷺ نے تم پر فرض کی ہے تو پھر بیسا را مال تمہارے لئے آگ کے اٹکارے ہیں اور قیامت کے دن ان اٹکاروں کو دکھے لوگے جب ان اٹکاروں سے تمہارے جسموں کو داغا جائے گا اور تم سے بیر کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ خزانہ جس کوتم جمع کرتے تھے۔

### صرف ڈھائی فیصدا دا کرو

اگراللہ ﷺ بیفر ماتے ہیں کہ بید مال ہماری عطای ہوئی چیز ہے، لہذا اس میں سے ڈھائی فیصدتم رکھواور ساڑھے ستانو سے
فیصد اللہ ﷺ کی راہ میں خرچ کر دوتو بھی انصاف کے خلاف نہیں تھا، کیونکہ بیسارا مال اس کا دیا ہوا ہے اور اس کی ملکیت ہے۔ لیکن
اس نے اپنے بندوں پرفضل فر مایا اور بیفر مایا کہ میں جانتا ہوں کہتم کمز ورجوا ورتم ہیں اس مال کی ضرورت ہے، میں جانتا ہوں کہ
تہماری طبعیت اس مال کی طرف راغب ہے۔ لہذا چلواس مال میں سے ساڑھے ستانو سے فیصد تمہمارا، صرف ڈھائی فیصد کا مطالبہ
ہے، جب بیڈھائی فیصد اللہ ﷺ کی راہ میں خرچ کرو گے تو ہاتی ساڑھے ستانو سے فیصد تمہمار سے لئے حلال ہے اور طبیب ہے اور
برکت والا ہے۔ اللہ ﷺ نے اتنام عمولی مطالبہ کر کے سارا مال ہمار سے والے کر دیا کہ اس کو جس طرح چا ہوا پنی جائز ضروریا ت

### ز کو ۃ کی تا کید

بيدُ هائى فيصدز كوة ب، بيده وزكوة بجس كبار يي من قرآن كريم من باربارارشادفرمايا: "وأقيموا الصّلاة واتوا الزكاة".

'' ثماز قائمَ كرواورز كُوة ادا كرو''\_

جہاں نماز کا ذکر فرمایا ہے وہاں ساتھ میں زکو ۃ کا بھی ذکر فرمایا ہے، اس زکو ہ کی اتنی تا کیدوار دہوئی ہے۔ جب اس زکو ۃ کی اتنی تا کید ہے۔ اس زکو ۃ کی اتنی تا کید ہے اور دوسری طرف اللہ ﷺ نے اتنا ہزاا حسان فرمایا ہے کہ جمیں مال عطا کیا اور اس کا ما لک بنایا اور پھر صرف ڈھائی فیصد کا مطالبہ کیا تو مسلمان کم از کم اتنا کرلے کہ وہ ڈھائی فیصد ٹھیک ٹھیک اللہ ﷺ کے مطالب کے مطابق ادا کرے تو اس پر کوئی آسان نہیں ٹوٹ جائے گا، کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی۔

#### ز کو ۃ حساب کر کے نکالو

بہت سے لوگ تو وہ ہیں جوز کو ۃ سے بالکل بے پروہ ہیں ،العیاذ باللدوہ تو زکو ۃ نکا لتے بی نہیں ہیں۔ان کی سوچ تو بیہ کہ سیڈ ھائی فیصد کیوں ویں؟ بس جو مال آر ہاہے وہ آئے ، دوسری طرف بعض لوگ وہ ہیں جن کوز کو ۃ کا کچھنہ کچھا حساس ہے وہ زکو ۃ نکا لتے بھی ہیں لیکن زکو ۃ نکا لئے کا جوضچ طریقہ ہے وہ طریقہ اختیار نہیں کرتے ۔جب ڈ ھائی فیصد زکو ۃ فرض کی گئی تو اب اس کا

نقاضہ یہ ہے کہ ٹھیک ٹھیک حساب لگا کرز کو ۃ نکالی جائے۔ بعض لوگ یہ سوچتے ہیں کون حساب کتاب کرے، کون سارے اسٹاک کو چیک کرے، لبندا بس ایک اندازہ کر کے زکو ۃ نکال دیتے ہیں، اب اس اندازے ہیں فلطی بھی واقع ہو سکتی ہے اورز کو ۃ نکالے ہیں کمی بھی ہو سکتی ہے، اور اگرز کو ۃ زیادہ نکال دی جائے انشاء اللہ مؤاخذہ نہیں ہوگا، لیکن اگر ایک روپیہ بھی کم ہوجائے یعنی جشنی زکو ۃ واجب ہوئی ہے اس سے ایک روپیہ کم زکو ۃ لکالی تو یا در کھئے! وہ ایک روپیہ جو آپ نے حرام طریقے سے اپنے پاس روک لیاہے، وہ ایک روپیتہارے سارے مال کو ہر باوکرنے کے لئے کافی ہے۔

#### وہ مال نتا ہی کا سبب ہے

ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مال میں زکوۃ کی رقم شامل ہوجائے یعنی پوری زکوۃ نہیں نکالی بلکہ
پچھز کوۃ نکالی اور باقی پچھرہ گئی تو وہ مال انسان کے لئے تباہی اور بلاکت کا سبب ہے۔اس وجہ سے اس بات کا اہتمام کریں کہ
ایک ایک پائی کا صبح حساب کر کے زکوۃ نکالی جائے ،اس کے بغیر زکوۃ کا فریضہ کما حقہ ادائیں ہوتا ،المحمد للدمسلمانوں کی ایک بہت
بڑی تعدادوہ ہے جوزکوۃ ضرور نکالتی ہے لیکن اس بات کا اہتمام ٹہیں کرتی کہ ٹھیکٹھیک حساب کر کے زکوۃ نکال ،اس وجہ سے زکوۃ
کی رقم ان کے مال میں شامل رہتی ہے اور اس کے نتیج میں بلاکت اور ہر با دی کا سبب بن جاتی ہے۔

### ز کو ۃ کے دنیا وی فوائد

ویے زکوۃ اس نیت سے نکالنی چاہیے کہ بیداللہ ﷺ کا تھم ہے، اسی رضا کا تقاضہ ہے اور ایک عبادت ہے۔ اس زکوۃ کو نکالنے سے ہمیں کوئی منفعت حاصل ہویا نہ ہو، کوئی فائد طے یا نہ طے، اللہ ﷺ کے تھم کی اطاعت بذات خور مقصود ہے۔ اصل مقصد تو زکوۃ کا لئے ہے، کیکن اللہ ﷺ کا کرم ہے کہ جب کوئی بندہ زکوۃ نکالتا ہے تو اللہ ﷺ اس کوفوائد بھی عطافر ماتے ہیں، وہ فائدہ بیہ کہ اس کے مال میں برکت ہوتی ہے، چٹانچے قرآن کریم میں اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"يمحق الله الربوا ويربى الصدقات " [البقرة:٢٤٦]

''لعنی اللہ ﷺ سود کومٹاتے ہیں اور زکوۃ اور صدقات کو بڑھاتے ہیں''۔

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے ارشا دفر مایا کہ جب کوئی بندہ زکوۃ نکالیّا ہے تو اللہ ﷺ کے فرشتے اس کے حق میں بید دعا فرماتے ہیں کہ:

"اللُّهم أعط منفقا خلفا أعط ممسكا تلفا".

''اے اللہ! جوشن اللہ کے راستے میں خرج کر رہاہے اس کو اور زیادہ عطا فرمایتے ، اور اے اللہ! جوشن اپنے مال کوروک کر رکھ رہاہے اور زکو قادانہیں کر رہاہے تو اے اللہ اس کے مال پر ہلاکت ڈالئے۔

اس كئة فرمايا:

"ما نقصت صدقة من مال".

#### '' کوئی صدقه کسی مال میں کی نہیں کرتا''۔

چٹانچ بعض اوقات میہ ہوتا ہے کہ اوھرا کیے مسلمان نے زکو ۃ نکالی دوسری طرف اللہ ﷺ نے اس کی آمدنی کے دوسرے ذرائع پیدا کردیئے اوراسکے ذریعے اس زکو ۃ سے زیادہ پیساس کے پاس آگیا، بعض اوقات میہ ہوتا ہے کہ زکو ۃ نکالنے سے اگر چہ گنتی کے اعتبار سے پیسے کم ہوجاتے ہیں لیکن بقیہ مال میں اللہ ﷺ کی طرف سے ایسی برکت ہوتی ہے کہ اس برکت کے نتیج میں تھوڑے مال سے زیادہ فوائد حاصل ہوجاتے ہیں۔

# مال میں بے برکتی کا انجام

آج گنتی کی دنیا ہے۔ برکت کامفہوم لوگوں کو بچھ میں نہیں آتا۔ برکت اس چیز کو کہتے ہیں کہ تھوڑی ہی چیز میں زیادہ فائدہ حاصل ہوجائے مثلاً آج آپ نے بیسے تو بہت کما نے لیکن جب گھر پنچ تو پتہ چلا کہ بچہ بیار ہے، اس کو لے کرڈ اکٹر کے پاس گئے اور ایک ہی محائد میں محائد میں وہ سارے بیسے ٹرج ہوگے ، اس کا مطلب بیہ ہوا کہ جو بیسے کمائے تھے اس میں برکت نہ ہوئی ، مثلاً آپ بیسے کما کر گھر جارہ ہے تھے کہ راستے میں ڈاکومل گیا اور اس نے پستول دکھا کر سارے بیسے چھین گئے ، اس کا مطلب بیہ ہے کہ بیسے تو حاصل ہوئے لیکن اس میں برکت نہیں ہوئی یا مثلاً آپ نے بیسہ کما کر کھا نا کھا یا اور اس کھانے کے نتیج میں آپ کو برہضی ہوگی ، اس کا مطلب بیہ ہے کہ اس کا سے اس کو برہضی ہوگی ، اس کا مطلب بیہ ہے کہ اس مال میں برکت نہ ہوئی ، بیسب بے برکت کی نشانیاں ہیں۔ برکت تو بیہ ہے کہ بیسے تو آپ نے کم کمائے لیکن اللہ بیسے نے ان تھوڑے بیسے میں زیادہ کا م بنادے اور تہارے بہت سے کا م نکل گئے ، اس کا نام ہے برکت ۔ بیب برکت اللہ بی اس کو عطافر مائے ہیں جو اللہ بیسے اور اس کو صاب کتا ہے مال کی زکو ق نکالیں اور اس طرح تکالیں جس طرح اللہ بی اور اللہ کے دسول بیسے نہیں بتایا ہے اور اس کو حساب کتا ہے ساتھ نکالیں ۔ صرف اندازہ ہے نہیں بتایا ہے اور اس کو حساب کتا ہے ساتھ نکالیں ۔ صرف اندازہ ہے نہیں بتایا ہے اور اس کو حساب کتا ہے کہ ان کی زکو ق نکالیں اور اس طرح تکالیں ۔

#### زكوة كانصاب

اس کی تھوڑی تی تفصیل ہیہ کہ اللہ ﷺ نے زکوۃ کا ایک نصاب مقرر کیا ہے کہ اس نصاب ہے کم اگر کوئی شخص ما لک ہوتا اس پر زکوۃ فرض نہیں ،اگر اس نصاب کا ما لک ہوگا تو زکوۃ فرض ہوگی ، وہ نصاب ہیہ: ساڑھے باون تولہ چاندی یااس کی قیمت کا نقدرو پیہ، یا زیور، یاسا مان تجارت وغیرہ ، جس شخص کے پاس بیال اتنی مقدار میں موجود ہوتو اس کو 'صاحب نصاب'' کہا جاتا ہے ہر ہر رویبے پرسال کا گر رنا ضرور کی نہیں

پھراس نصاب پرایک سال گزرنا چاہیے ، یعنی ایک سال تک اگر کوئی شخص صاحب نصاب رہے تو اس پرز کو ۃ واجب ہوتی ہے۔ اس بارے میں عام طور پر بیغلط فہمی پائی جاتی ہے کہ لوگ سے بھتے ہیں کہ ہر ہرروپے پرمستقل پوراسال گزرے، تب اس پرز کو ۃ واجب ہوتی ہے، یہ بات درست نہیں۔ بلکہ جب ایک مرتبسال کے شروع میں ایک شخص صاحب نصاب بن جائے مثلاً فرض کریں

کہ کیم رمضان کواگر کوئی شخص صاحب نصاب بن گیا بھرآئندہ سال جب کیم رمضان آئے گا تو اس وقت بھی وہ صاحب نصاب ہے تو ایسے شخص کوصاحب نصاب سمجھا جائے گا ، درمیان سال میں جورقم آتی جاتی رہی اس کا کوئی اعتبار نہیں ، بس کیم رمضان کو دیکھ لوکہ تمہارے پاس کتنی رقم موجود ہے اس رقم پرز کو ۃ نکالی جائے گی ، چاہاس میں سے پھھرقم صرف ایک دن پہلے ہی کیوں نہ آئی ہو۔ تا ریخ زکو ۃ میں جورقم ہواس برز کو ۃ ہے

مثلاً فرض کریں کہ ایک شخص کے پاس کیم رمضان کوائی لا کھر و پیرتھا، اسکلے سال رمضان سے دودن پہلے بچاس ہرار روپ و اس کے پاس اور آگئے اور اس کے منتج میں کیم رمضان کواس کے پاس ڈیڑھ لا کھر وپ ہوگئے، اب اس ڈیڑھ لا کھر وپ پر زکو ہ فرض ہوگی، پیٹیں کہا جائے گا کہ اس میں بچاس ہزار روپ تو صرف دودن پہلے آئے ہیں اور اس پر ایک سال نہیں گزرا، لہذا اس پر زکو ہ نہ ہونی چاہیئے پر درست نہیں بلکہ زکو ہ نکا لئے کی جو تاریخ ہے اور جس تاریخ کو آپ صاحب نصاب بنے ہیں اس تاریخ میں جتنا مال آپ کے پاس موجود ہے اس پر زکو ہ واجب ہے، چاہے بیر قم پچھلے سائی کیم رمضان کی رقم سے زیادہ ہویا کم ہومثلاً اگر پچھلے سال ایک لا کھر وپ تھے، اب ڈیرھ لا کھیں تو ڈیرھ لا کھیر زکو ہ ادا کرو، اور اگر اس سال پچاس ہزار رہ گئے تو اب پچاس ہزار پر درمیان سال میں جو تھے، اب ڈیرھ لا کھیں تو ڈیرھ لا کھیر نکو ہ ادا کرو، اور اگر اس سال پچاس ہزار رہ گئے تو اب پچاس ہزار پر اور وہ رقم تمہارے پاس سے چلی گئی تو اس کا کوئی صاب کتا ہے کی ضرورت نہیں۔ اس طرح درمیان سال میں جو پچھتم نے کھا یا بیا اور وہ رقم تمہارے پاس سے چلی گئی تو اس کا کوئی حساب کتا ہے کی ضرورت نہیں۔ اس طرح درمیان سال میں جو پھھتم نے کھا یا بیا کا الگ حساب رکھنے کی ضرورت نہیں کہ وہ کس تاریخ کو آئی اور کب اس پر سال پورا ہوگا ؟ بلکہ زکو ہ نکا لئے کی تاریخ میں جو رقم تمہارے پاس ہو، اس برز کو ہ ادا کرو۔ سال گزرنے کا مطلب ہیں ہو۔ تمہارے یاس ہو، اس برز کو ہ ادا کرو۔ سال گزر وہ اس بیں برد کو ہو تا اس برز کو ہ ادا کرو۔ سال گزر نے کا مطلب ہیں ہو۔

### اموال زكوة كون كون سے ہيں؟

ریجی اللہ ﷺ کا ہم پرفضل ہے کہ اس نے ہر ہر چیز پر ز کو ۃ فرض نہیں فر مائی ، ورنہ مال کی تو بہت می فتمیں ہیں ، جن پر ز کو ۃ فرض ہے وہ بہ ہیں :

ا۔ نقدروپید، جا ہے وہ کسی بھی شکل میں ہوں ، جا ہے وہ نوٹ ہوں یا سکے ہوں۔

٧۔ سونا چاندی، چاہے وہ زیور کی شکل میں ہو، یا سکے کی شکل میں ہو، بعض لوگوں کے ذہنوں میں بیر ہتا ہے کہ جوخوا تین کا استعالی زیور ہے اس پرز کو قر نہیں ہے، یہ بات ورست نہیں سے جات یہ ہے کہ استعالی زیور پر بھی زکو قر واجب ہے البتہ صرف سونے چاندی کے علاوہ کی اور دھات کا زیور پر بھی نے ہواں نہ ہواس سونے چاندی کے علاوہ کی اور دھات کا زیور، چاہے پلاٹینم ہی کیوں نہ ہواس زکو قر واجب نہیں، ای طرح ہیرے جو ہرات پرز کو قر نہیں جب تک تجارت کے لئے نہ ہوں بلکہ ذاتی استعال کے لئے ہوں۔ اموال زکو قر میں عقل نہ چلائیں

یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا چاہیے کہ زکو ۃ ایک عبادت ہے، اللہ ﷺ کا عاکد کیا ہوا فریضہ ہے۔ اب بعض لوگ زکو ۃ کے اندر
اپنی عقل دوڑاتے ہیں اور بیسوال کرتے ہیں کہ اس پرزکو ۃ کیوں واجب ہے اور فلال چیز پرزکو ۃ کیوں واجب نہیں؟ یا در کھئے کہ
بیز کو ۃ اوا کرنا عبادت ہے اور عبادت کے معنی ہی یہ ہیں کہ چاہوہ وہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے گراللہ ﷺ کا تھم ما ننا ہے مثلاً کوئی
صفح کے کہ سونے چاندی پرزکو ۃ واجب ہے تو ہیرے جواہرات پرزکو ۃ کیوں واجب نہیں؟ اور پلائینم پر کیوں زکو ۃ نہیں؟ یہ
سوال بالکل ایسانی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہ کہ حالت سفر میں ظہر اور عصر اور عشاء کی نماز میں قصر ہے اور چار رکعت کی بجائے دو
رکعت پڑھی جاتی ہے تو پھر مغرب میں قصر کیوں نہیں؟ یا مثلاً کوئی شخص کے کہ ایک آدی ہوائی جہاز میں فرسٹ کلاس کے اندر سفر کرتا
ہواں سفر میں اس کوکوئی مشقت بھی نہیں ہوتی گرنماز آدھی ہوجاتی ہے اور کرا چی میں بس کے اندر بڑی مشقت کے ساتھ سفر
کرتا ہوں ، میری نماز آدھی کیوں نہیں ہوتی ؟ ان سب کا ایک ہی جواب ہے ، وہ بیا کہ بیڈ واللہ ﷺ کے بنائے ہوئے عبادت کے
احکام ہیں ۔عبادات میں ان احکام کی یا بندی کرنا ضروری ہے ور نہ وہ کا معبادت نہیں رہے گا۔

# عبادت کرنااللہ ﷺ کا حکم ہے

یا مثلاً کوئی شخص ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ 9 ذی المجہ ہی کو ج ہوتا ہے؟ جھے تو آسانی ہے کہ آج جا کر ج کر آوں اور
ایک دن کے بجائے عرفات میں تین دن قیام کروں گا ، اب اگر وہ شخص ایک دن کے بجائے تین دن بھی وہاں بیشار ہے گا تب بھی
اس کا ج نہیں ہوگا ، کیونکہ اللہ ﷺ نے عبادت کا جوطر بقہ بتایا تھا اس کے مطابق نہیں کیا۔ یا مثلاً کوئی شخص ہے کہ تج کہ تج کے تین دنوں
میں جرات کی رمی کرنے میں بہت جموم ہوتا ہے اس لئے میں چو تھے دن اکشی سارے دونوں کی رمی کراوں گا ، بیرمی درست نہیں
ہوگی اس لئے کہ بیرعباوات ہے ، اور عبادات کے اندر بیضروری ہے کہ جوطریقہ بتایا گیا ہے اور جس طرح بتایا گیا ہے اس کے
مطابق وہ عبادت انجام دی جائے گی تو وہ عبادت درست ہوگی ور نہ درست نہ ہوگی ۔ البذا بیا عتراض کرنا کہ ہونے چا ندی پرز کو ق رکھی ہے ،
کیوں ہے اور ہیرے پر کیوں نہیں ؟ بیرعبادت کے فلف کے خلاف ہے ۔ بہرحال ، اللہ ﷺ نے سونے چا ندی پرز کو ق رکھی ہے ،
چاہے وہ استعمال کا ہویا نفذر و بیر پرز کو ق رکھی ہے۔

# سامان تجارت کی قیمت کے تعین کا طریقہ

دوسری چیز جس پرز کو ق فرض ہے وہ ہے" سامان تجارت" مثلاً کسی کی دکان میں سامان برائے فروخت رکھا ہوا ہے، اس سارے اسٹاک پرز کو ق واجب ہے، البتداسٹاک کی قیمت لگاتے ہوئے اس بات کی تخبائش ہے کہ آ دمی زکو ق لکا لیے وقت بیرحساب لگائے کہ اگر میں پورااسٹاک اکھٹا فروخت کروں تو بازار میں اس کی کیا قیمت لگے گی۔ دیکھئے ایک " ریٹل پرائس" ہوتی ہے اور دوسری" ہول بیل پرائس" تیسری صورت ہیں کیا قیمت لگے گی، البذا جب دکان دوسری" ہول بیل پرائس" تیسری صورت ہیں کیا جار ہا ہوتو اس کی گخبائش ہے کہ تیسری قتم کی قیمت لگائی جائے، وہ قیمت نکال کر پھر اس کا ڈھائی فیصد زکو ق میں نکالنا ہوگا ، البتدا حتیاط اس میں ہے کہ عام" ہول بیل قیمت " ہے حساب لگا کراس پرز کو ق اوا کردی

جائے۔

### مال تجارت میں کیا کیا داخل ہے؟

بہر حال ، ہروہ چیز جے خریدتے وفت ہی اس کوفروخت کرنے کی نیت ہو، وہ مال تجارت ہے اور اس کی مالیت پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکو ۃ واجب ہے۔

# کس دن کی مالیت معتبر ہوگی؟

یہ بات بھی یا در کھیں کہ مالیت اس دن کی معتبر ہوگی جس دن آپ زکو ۃ کا حساب کررہے ہیں مثلاً ایک پلاٹ آپ نے ایک لا کھرو پے میں خریدااور آج اس پلاٹ کی قیمت دس لا کھ ہوگئی ، اب دس لا کھ پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکو ۃ ٹکالی جائے گی ، ایک لا کھ پرنہیں ٹکالی جائے گی۔

كمپنيوں كےشيئر زېرز كو ة كاحكم

اسی طرح کمپنیوں کے "شیئرز" بھی سامان تجارت میں داخل ہیں۔اوران کی دوصورتیں ہیں:

ایک صورت یہ ہے کہ آپ نے کسی کمپنی کے شیئرز اس مقصد کیلئے خریدے ہیں کہ اس کے ذریعہ کمپنی کا منافع (Dividend) حاصل کریں گے اوراس پرہمیں سالانہ منافع کمپنی کی طرف سے ملتار ہے گا۔

دوسری صورت بیہ ہے کہ آپ نے کسی کمپنی کے شیئر زود کیپیٹل گین' کے لئے خریدے ہیں یعنی نیت بیہ ہے کہ جب بازار میں ان کی قیمت بڑھ جائے گی تو ان کو فروخت کر کے نفع کما نمیں گے۔اگر بید دوسری صورت ہے بیپنی شیئر زخرید تے وقت شروع ہی میں ان کو فروخت کر نے کی نیت تھی تو اس صورت میں پورے شیئر زکی پوری بازاری قیمت پرز کو قاواجب ہوگی ،مثلاً آپ نے پچاس روپے کے حساب سے شیئر زخریدے اور مقصد بیتھا کہ جب ان کی قیمت بڑھ جائے گی تو ان کو فروخت کر کے نفع حاصل کریں گے ، اس کے بعد جس دن آپ نے زکو قاکا ،اس دن شیئر زکی قیمت ساٹھ روپے ہوگئی تو اب ساٹھ روپے کے حساب سے ان کو قادا کرنی ہوگی۔

لیکن اگر پہلی صورت ہے بینی آپ نے کمپنی کے شیئر زاس نیت سے خریدے کہ کمپنی کی طرف سے اس پر سالا نہ منافع ملتا رہے گا اور فروخت کرنے کی نیت نہیں تھی تو اس صورت میں آپ کے لئے اس بات کی گنجائش ہے کہ بید دیکھیں کہ جس کمپنی کے بید شیئر زہیں اس کمپنی کے کتنے ا ثاثے جامہ ہیں مثلاً بلڈنگ، مشیئری، کاریں وغیرہ اور کتنے ا ثاثے نقلہ ہیں ، سامان تجارت اور خام مال کی شکل میں ہیں ۔ بیہ معلومات کمپنی ہی سے حاصل کی جاستی ہیں ، مثلاً فرض کریں کہ کسی کمپنی کے ساٹھ فیصد ا ثاثے نقلہ ، سامان تجارت ، خام مال ، اور تیار مال کی صورت میں ہیں اور چالیس فیصد ا ثاثے بلڈنگ، مشیئری اور کاریں وغیرہ کی صورت میں تو اس صورت میں آپ ان شیئر زکی بازاری قیمت لگا کراس کی ساٹھ فیصد قیمت پر زکو ۃ اوا کردیں ، مثلاً شیئر زکی بازاری قیمت ساٹھ ورپے تھی اور پینی کے ساٹھ فیصد ا ثاثے نا قابل زکو ۃ شے تو اس صورت میں آپ اس شیئر زکی بوری بازاری قیمت برزکو ۃ اوا کردیں ۔ اورا گر کسی کمپنی کے ا ثاثوں کی تفصیل معلوم نہ ہو سکے تو کی پوری قیمت لینی ساٹھ روپے کے بجائے = / 36 روپے زکو ۃ اوا کردیں ۔ اورا گر کسی کمپنی کے ا ثاثوں کی تفصیل معلوم نہ ہو سکے تو اس صورت میں احتیا طا ان شیئر زکی بوری بازاری قیمت برزکو ۃ اوا کردیں ۔ اورا گر کسی کمپنی کے ا ثاثوں کی تفصیل معلوم نہ ہو سکے تو اس صورت میں احتیا طا ان شیئر زکی بوری بازاری قیمت برزکو ۃ اوا کردی جائے ۔

شیئرز کے علاوہ اور جتنے فائینانشل انسٹرومنٹس ہیں جا ہے وہ بونڈ زیہوں یا سڑنیفکیٹس ہوں ، بیسب نفذ کے علم میں ہیں ،ان کی اصل قیمت برز کو ۃ واجب ہے۔

# کارخانہ کی کن اشیاء پرز کو ہے

اگر کوئی شخص فیکٹری کا مالک ہے تو اس فیکٹری میں جو تیار شدہ مال ہے اس کی قیت پر زکو ۃ واجب ہے، اس طرح جو مال تیاری کے مختلف مراحل میں ہے یا خام مال کی شکل میں ہے اس پر بھی زکو ۃ واجب ہے، البعتہ فیکٹری کی مشینری ، بلڈنگ ، گاڑیاں وغیرہ پر زکو ۃ وجب نہیں۔

اس طرح اگر کسی شخص نے کسی کا روبار میں شرکت کے لئے روپیہ لگا یا ہوا ہے ، اوراس کا روبار کا کوئی متناسب حصہ اس کی ملکیت ہے توجتنا حصہ اس کی ملکیت ہے اس حصے کی بازاری قیمت کے حساب سے زکو ۃ واجب ہوگی۔ بہرحال! خلاصہ میہ ہے کہ نقدرو پیہ جس میں بینک بیلنس اور فائینانشل انسٹر ومنٹس بھی داخل ہیں ، ان پرز کو ۃ واجب ہے ،
اور سامان تجارت ، جس میں تیار مال ، خام مال ، اور جو تیاری کے مراحل میں ہیں ، اس کے علاوہ ہر چیز جو آ دمی نے فروخت کرنے کی
غرض سے خریدی ہووہ بھی سامان تجارت میں داخل ہے ، زکو ۃ نکالتے وقت ان سب کی مجموعی مالیت نکالیں اور اس پرزکو ۃ اداکریں
واجب الوصول قرضوں برزکو ۃ

ان کے علاوہ بہت کی رقمیں وہ ہوتی ہیں جو دوسروں سے واجب الوصول ہوتی ہیں ۔ مثلاً دوسروں کوقرض دے رکھا ہے، یا مثلاً مال ادھار فروخت کررکھا ہے اوراس کی قبت ابھی وصول ہوتی ہے، تو جب آپ زکوۃ کا حساب لگا ئیں اوراپٹی مجموعی مالیت میں شامل کرلیں ۔ اگر چہ شرع تھم میہ کہ نکالیں تو بہتر ہیہ کہ ان قرضوں کو واجب الوصول رقموں کو آج ہی آپ پٹی مجموعی مالیت میں شامل کرلیں ۔ اگر چہ شرع تھم میہ کہ جوقر ضے ابھی وصول نہیں ہوئے تو جب تک وصول نہ ہوجا نمیں اس وقت تک شرعاً ان پرزکوۃ کی اوائی گی واجب نہیں ہوتی ، لیکن جب وصول ہوجا نمیں تو جنے سال گزر چکے ہیں ان تمام پچھلے سالوں کی بھی زکوۃ اواکر فی ہوگی ۔ مثلاً فرض کریں کہ آپ نے ایک مخص کو ایک لاکھ روپیقر ضد دے رکھا تھا ، اور پانچ سال کے بعدوہ قرضہ آپ کو واپس ملا ، تو اگر چہ اس ایک لاکھ روپ پر ان پانچ سالوں کی بھی مسالوں کے بعدوہ قرضہ آپ کو واپس ملا ، تو اگر چہ اس ایک لاکھ روپ پر ان پانچ سالوں کی بھی مسالوں کی ذکوۃ کی مادائے گی واجب نہیں تھی ، لیکن جب وہ ایک لاکھ رپ وصول ہوگئے تو ان گزشتہ پانچ سالوں کی بھی نکوۃ ۃ اداکر نی ہوشی وقات وشواری ہوتی ہے لہذا بہتر ہے کہ ہر سال اس قرض کی ذکوۃ کی ادائے گی بھی کر دی جایا کرے ۔ لہذا جب زکوۃ کا حساب لگا نمیں تو اس قرضوں کو بھی مجموعی مالیت میں سال کر لیا کر ہیں۔

# قرضوں کی منہائی

پھردوسری طرف بیدد پیھیں کہ آپ کے ذہبے دوسر بے لوگوں کے کتنے قرضے ہیں۔اور پھرمجموعی مالیت میں سے ان قرضوں کو منہا کر دیں ،منہا کرنے کے بعد جو باقی بیچے وہ قابل زکو ہ رقم ہے۔اس کا ڈھائی فیصد نکال کرز کو ہ کی نبیت سے ادا کر دیں ۔بہتر میں منہا کرنے ہے گئے ہے اس کا ڈھائی فیصد نکال کرز کو ہ کی نبیت سے ادا کر دیں ۔ بہتر مال زکو ہ کا میے کہ جورقم زکو ہ کی ہے اتنی رقم الگ نکال کرمحفوظ کرلیں ، پھر وقتا فو قتا اس کو مستحقین میں خرج کرتے رہیں ، بہر حال زکو ہ کا حساب لگانے کا بہطر بقہ ہے۔

# قرضوں کی دونشمیں

قرضوں کے سلسلے میں ایک بات اور سمجھ لینی چاہیئے ، وہ ریہ کہ قرضوں کی دونتمیں ہیں: ایک تومعمو کی قرضے ہیں جن کوانسان اپنی ذاتی ضرور یات اور ہنگا می ضرور یات کے لئے مجبور اُلیتا ہے۔ دوسری قتم کے قرضے وہ ہیں جو بڑے بڑے سرمایہ دار پیداوار کی اغراض کے لئے لیتے ہیں مثلاً فیکٹریاں لگانے ، یامشینری خریدنے، یا مال تجارت امپورٹ کرنے کے لئے قرضے لیتے ہیں یا مثلاً ایک سرمایہ دار کے پہلے ہے دوفیکٹریاں موجود ہیں کیکن اس نے بینک سے قرض کو لے کرتیسری فیکٹری لگائی۔اب اگر دوسری قتم کے قرضوں کومجموعی مالیت سے منہا کیا جائے تو نہ صرف بید کہ ان سرمایہ داروں پرایک پیسے کی بھی زکو قو واجب نہیں ہوگی بلکہ وہ لوگ الفے ستحق زکو قربن جا کیں گے ،اس لئے کہ ان کے پاس جنتنی مالیت کا مال موجود ہے ، اس سے زیادہ مالیت کے قرضے بینک سے لے رکھے ہیں ، وہ بظاہر فقیر اور مسکین نظر آرہا ہے۔لہذا ان قرضوں کومنہا کرنے ہیں بھی شریعت نے فرق رکھا ہے۔

# تجارتی قرضے کب منہا کئے جائیں

اس میں تفصیل میہ ہے کہ پہلی حتم کے قرضے تو مجموعی مالیت سے منہا ہوجا کیں گے اوران کو منہا کرنے کے بعد زکو ۃ اداکی جائے گی۔اور دوسری حتم کے قرضوں میں بیتفصیل ہے کہ اگر کسی شخص نے تجارت کی غرض سے قرض لیا ، اوراس قرض کو الی اشیاء خرید نے میں استعال کیا جوقا بل ذکو ۃ ہیں ، مثلاً اس قرض سے خام مال خرید لیا ، یا مال تجارت خرید لیا تو اس قرض کو مجموعی مالی سے منہانہیں منہا کریں گے۔ کیکن اگر اس قرض کو ایسے اٹا شے خرید نے میں استعال کیا جونا قابل ذکو ۃ ہیں تو اس قرض کو مجموعی مالی سے منہانہیں کریں گے۔

# قرض کی مثال

مثلاً ایک شخص نے بینک سے ایک کروڑرو پے قرض لئے اور قم سے اس نے ایک پلانٹ (مشینری) باہر سے امپورٹ کرلیا ۔۔۔۔۔ چونکہ یہ پلانٹ قابل زکو ۃ نہیں ہے اس لئے کہ یہ مشینری ہے تو اس صورت میں بیقر ضد منہانہیں ہوگا۔لیکن اگر اس نے اس قرض سے خام مال خرید لیا تو چونکہ خام مال قابل زکو ۃ ہے اس لئے یہ قرض منہا کیا جائے گا، کیونکہ دوسری طرف بیخام مال اداک جانے والی زکو ۃ کی مجموعی مالیت میں پہلے سے شامل ہو چکا ہے۔خلاصہ بیہ کہنا رال قتم کے قرض تو پورے کے پورے مجموعی مالیت سے منہا ہوجا کیں گے۔ اور جو قرض منہا نہیں ہوگا ، اور اگر قابل زکو ۃ افاثے خریدے ہیں تو وہ قرض منہا ہوگا۔ بیتو زکو ۃ نکالے کے افاث خریدے ہیں تو وہ قرض منہا نہیں ہوگا ، اور اگر قابل زکو ۃ افاثے خریدے ہیں تو وہ قرض منہا ہوگا۔ بیتو زکو ۃ نکالے کے بارے میں احکام ہے۔۔

# ز كوة مستحق كوا دا كريس

دوسری طرف زکو ق کی ادائیگی کے بارے میں بھی شریعت نے احکام بتائے ہیں۔ میرے والد ماجد حضرت مولا نامفتی محمد شخصی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ ﷺ نے بیٹییں فرمایا کہ زکو ق نکالو، نہ بیفر مایا کہ ذکو ق بھینکو، بلکہ فرمایا:" آتسوا النو محسلة "درکو قادا کرو" یعنی بید کیھو کہ اس جگہ پرزکو ق جائے جہاں شرعاً زکو ق جانی چاہیئے۔ بعض لوگ زکو ق نکالتے تو ہیں لیکن اس کی بیٹی مصرف برخرج ہورہی ہے یانہیں؟ زکو ق نکال کرکسی کے حوالے کردی اور اس کی شخصی نہیں کی کہ بیٹی مصرف

پرخرچ کرے گا یا نہیں؟ آج بے شارا دارے دنیا میں کام کررہے ہیں ، ان میں بہت سے ادارے ایسے بھی ہوں گے جن میں بسا اوقات اس بات کا لحاظ نہیں ہوتا کہ زکو ق کی رقم صحح مصرف پرخرچ ہور ہی ہے یانہیں؟ اس لئے فرمایا کہ زکو قا داکرو لیعنی جوستحق زکو ق ہے اس کوا داکرو۔

### مستحق كون؟

اس کے لئے شریعت نے بیاصول مقرر فرمایا کہ ذکو ہ صرف انہی اشخاص کو دی جاسکتی ہے جو صاحب نصاب نہ ہوں۔ یہاں تک کہ اگران کی ملکیت میں ضرورت سے زائد ایساسامان موجود ہے جوساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت تک پڑنچ جاتا ہے تو بھی وہ سختی زکو ہ نہیں رہتا ۔ سختی زکو ہ وہ ہے جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کی رقم یا اتنی مالیت کا کوئی سامان ضرورت سے زلکہ نہ ہو۔

# مستحق کو ما لک بنا کر دیں

اس میں بھی شریعت کا بیتھم ہے کہ اس مستحق زکو ہ کو مالک بنا کر دو لینی وہ مستحق زکو ہ اپنی ملکیت میں خود مختار ہو کہ جو چاہے کرے۔ای وجہ سے کسی بلڈنگ کی تغییر پرزکو ہ نہیں لگ سکتی ،کسی ادارے کے ملاز میں کی تنخوا ہوں پرزکو ہ نہیں لگ سکتی ۔اس لئے کہ اگر زکو ہ نہیں ان کہ اگر زکو ہ نہیں گ سکتی ۔اس لئے کہ اگر زکو ہ کے ذریعے تغییرات کرنے اور ادارے قائم کرنے کی اجازت دے دی جاتی تو زکو ہ کی رقم سب لوگ کھا پی کرختم کرجاتے ،کیونکہ اداروں کے اندر تنخوا ہیں ہے شار ہوتی ہیں ،تغییرات پرخرج لاکھوں کا ہوتا ہے ،اس لئے سے تھم دیا گیا کہ غیرصا حب نصاب کو مالک بنا کرزکو ہ دو، بیز کو ہ نقراء اور غرباء اور کمزوروں کاحق ہے؟ لہٰذا بیز کو ہ انہی تک پہنچنی چاہیے ، جب ان کو مالک بنا کردے دو گے تو تمہاری زکو ہ ادا ہوجائے گی۔

# کن رشتہ داروں کوز کو ۃ دی جاسکتی ہے

یدز کو قادا کرنے کا تھم انسان کے اندر پیطلب اورجبتی خود بخو د پیدا کرتا ہے کہ میرے پاس زکو قالے است پینے موجود ہیں،
ان کو تیج مصرف ہیں خرج کرنا ہے۔ اس لئے وہ مستحقین کو تلاش کرتا ہے ہ کون کون کون کو گستحقین ہیں اوران مستحقین کی فہرست بنا تا ہے، پھرز کو قالی ہیں، عزیز وا قارب اور رشتہ داروں ہیں، ورست احباب ہیں جو ستحق زکو قاموں ، ان کوز کو قادا کریں، ان ہیں ہے سب سے افضل بیہ ہے کہ اپنے رشتہ داروں کوز کو قادا کریں، ان ہیں ہے سب سے افضل بیہ ہے کہ اپنے رشتہ داروں کوز کو قادا کریں اس ہیں ڈیل ثواب ہی ہے، زکو قادا کرنے کا ثواب بھی ہے اور صلد رحی کرنے کا ثواب بھی ہے۔ اور تمام رشتہ داروں کوز کو قادی کو سکتے ہیں صرف دور شتے ایسے ہیں جن کوز کو قانہیں دی جاسکتی، ایک والا دت کا رشتہ ہے لہذا باپ سیٹے کوز کو قانہیں دے سکتا اور بیوی شو ہر کوز کو قانہیں دے سکتا اور بیوی شو ہر کوز کو قانہیں دے سکتی، ان کے علاوہ باقی تمام رشتوں میں زکو قدی جاسکتی ہے۔ مثلاً بھائی کو، بہن کو، پچا کو، پھوپھی کو، ماموں کوز کو قدی جاسکتی ہے۔ البتہ بیہ علاوہ باقی تمام رشتوں میں زکو قددی جاسکتی ہے۔ مثلاً بھائی کو، بہن کو، پچا کو، پھوپھی کو، ماموں کوز کو قدی جاسکتی ہے۔ البتہ بیہ علاوہ باقی تمام رشتوں میں زکو قددی جاسکتی ہے۔ مثلاً بھائی کو، بہن کو، پچا کو، پھوپھی کو، ماموں کوز کو قدری جاسکتی ہے۔ البتہ بیہ علاوہ باقی تمام رشتوں میں زکو قدری جاسکتی ہے۔ مثلاً بھائی کو، بہن کو، پچا کو، پھوپھی کو، ماموں کوز کو قدری جاسکتی ہے۔ البتہ بیہ علاوہ باقی تمام رشتوں میں زکو قدری جاسکتی ہے۔ مثلاً بھائی کو، بہن کو، پچا کو، پھوپھی کو، ماموں کوز کو قدری جاسکتی ہے۔ البتہ بیہ علاوہ باقی تمام رشتوں میں دیں جاسکتی ہے۔ مثلاً بھائی کو، بہن کو، پچا کو، پھوپھی کو، ماموں کوز کو قدری جاسکتی ہے۔ البتہ بیہ علیہ کور کو قدری جاسکتی ہے۔ دی جاسکتی ہے۔ دی جاسکتی ہے۔ البتہ بیہ کور کو قدری جاسکتی ہے۔ البتہ بیہ کور کو قدری جاسکتی ہے۔ البتہ بیہ کور کو تو کو تو کو تو کور کو تو کور کوری جاسکتی ہے۔

ضرورد کیمیلین کدوه ستی ز کو قامون اورصاحب نصاب ندمو۔

# بيوه اوريتيم كوز كو ة دينے كاحكم

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی خاتون ہیوہ ہے تو اس کوز کو ۃ ضرور دینی چاہیئے حالاتکہ یہاں بھی شرط یہ ہے کہ وہ مستحق زکو ۃ ہوا ورصاحب نصاب نہ ہو۔اگر ہیوہ مستحق زکو ۃ ہے تو اس کی مدد کرتا ہوئی اچھی بات ہے۔لیکن اگر ایک خاتون ہیوہ ہے اور مستحق زکو ۃ نہیں ہن سکتی ۔اسی طرح بیتیم کوزکو ۃ دینا اور اس کی مدد کرتا بہت مستحق زکو ۃ نہیں ہے تو محض ہیوہ ہونے کی وجہ سے وہ مصرف زکو ۃ نہیں بن سکتی ۔اسی طرح بیتیم کوزکو ۃ دینا اور اس کی مدد کرتا بہت اچھی بات ہے لیکن سے مگر وہ ستحق زکو ۃ نہیں ہے بلکہ صاحب اچھی بات ہے لیکن میں ہونے کے باوجود اس کوزکو ۃ نہیں دی جاسکتی۔ان احکام کو مدنظر رکھتے ہوئے زکو ۃ نکالنی چاہیئے۔

# بینکوں سے زکوۃ کی کوتی کا حکم

پچھے عرصے سے جمارے ملک میں سرکا ری سطح پرز کو ۃ وصول کرنے کا نظام قائم ہے۔اس کی وجہ سے بہت سے مالیا تی ا داروں سے زکو ۃ وصول کی جاتی ہے ، کمپنیا ں بھی زکو ۃ کاٹ کرحکومت کوا داکرتی ہیں۔اس کے بارے میں تھوڑی سی تفصیل عرض کر دیتا ہوں۔

جہاں تک بینکوں اور مالیاتی اداروں سے زکو ق کی کثوتی کاتعلق ہے تو اس کثوتی سے زکو قادا ہوجاتی ہے، دوبارہ زکو قادا کرنے کی ضرورت نہیں ، البندا حتیاطًا ایسا کرلیں کہ کم رمضان آنے سے پہلے دل میں بیزیت کرلیں کدمیرے رقم سے جوز کو قائے گ وہ میں اداکر تا ہوں ، اس سے اس کی زکو قادا ہوجائے گی دوبارہ زکو قائل لنے کی ضرورت نہیں۔

اس میں بعض لوگوں کو بیشبر بتا ہے کہ ہماری پوری رقم پر سال پورانہیں گز را جب کہ پوری رقم پر زکو ہ کٹ گئی۔اس کے بارے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہر ہر رقم پر سال گز رنا ضروری نہیں ہوتا، بلکہ اگر آ پ صاحب نصاب ہیں تو اس صورت میں سال پورا ہونے سے ایک دن پہلے بھی جورقم آپ کے پاس آئی ہے اس پر زکو ہ گئی ہے وہ بھی بالکل صحیح کئی ہے کیونکہ اس پر بھی زکو ہ واجب ہوگئی تھی۔

# ا کا ؤنٹ کی رقم ہے قرض کس طرح منہا کریں؟

البت اگر کسی خص کا ساراا ثاثہ بینک ہی میں ہے، خوداس کے پاس پھے بھی موجود نہیں ، اور دوسری طرف اس کے اوپر لوگوں
کے قرضے جیں تو اس صورت میں بینک تو تاریخ آنے پرز کو قاکات لیتا ہو حالا نکداس رقم سے قرضے منہا نہیں ہوتے ، جس کے نتیج
میں زیادہ زکو قاکت جاتی ہے۔ اس کا ایک حل تو بیہ کہ یا تو آدمی وہ تاریخ آنے سے پہلے اپنی رقم بینک سے نکال لے یا کرنٹ اکا وَنٹ میں رکھ دے۔ بلکہ جرفض کو چاہیے کہ وہ اپنی رقم کرنٹ اکا وَنٹ ہی میں رکھ دے۔ بلکہ جرفض کو چاہیے کہ وہ اپنی رقم کرنٹ اکا وَنٹ ہیں میں رکھ ، سیونگ اکا وَنٹ میں بالکل ندر کھے ، اس لئے کہ وہ تو سودی اکا وَنٹ ہے اور کرنٹ اکا وَنٹ میں زکو قانہیں کئتی۔ بہر حال زکو قاکی تاریخ آنے سے پہلے وہ رقم کرنٹ

ا کا ؤنٹ میں منتقل کردے ، جب کرنٹ ا کا ؤنٹ سے ز کو ہ نہیں کئے گی تو آپ اپنے طور پر حساب کر کے دیدے کہ میں صاحب نصاب نہیں ہوں اور صاحب نصاب نہ ہونے کی وجہ سے میرے او پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ اگرید کھے کر دیدے تو قانو نااس کی رقم ہےز کو قانبیں کائی جائے گی۔

# سمپنی کےشیئر ز کی ز کو ۃ کا شا

ا بی مسئلہ کمپنی کے شیئر ز کا ہے جب کمپنی شیئر زیر سالانہ منافع تقسیم کرتی ہے تو اس وقت وہ کمپنی زکو قر کاٹ لیتی ہے ،لیکن سمپنی ان شیئر ز کی جوز کو ق کافتی ہے وہ اس شیئر ز کی فیس ویلیو (Face Value) کی بنیاد پرز کو ق کافتی ہے، حالا نکه شرعاً ان شیئر ز کی مارکیٹ قبت برز کو ۃ واجب ہے، للبذافیس ویلیو پر جوز کو ۃ کاٹ لی گئی ہے تو وہ ادا ہوگئی البتہ فیس ویلیواور مارکیٹ ویلیو کے درمیان جوفرق ہے،اس کا آپ کواس بنیاد برحساب کرنا ہوگا جس کی تفصیل شیئر زکی زکو ہے بارے میں بیان کی گئی ہے مثلاً ایک شیئر کی فیس ویلیو پچاس رویے تھی اوراس کی مارکیٹ ویلیوساٹھ رویے ہے، تو اب کمپنی والوں نے پچاس رویے کی زکو ۃ ا دا کر دی، للٖذا دس رویے کی زکو ۃ آپ کوالگ سے نکالی ہوگی کمپنی کےشیئر زاوراین آئی ٹی یونٹ دونوں کےا ندریمی صورت ہے،لہذا جہاں کہیں فیس ویلیوز کو 6 کثتی ہے وہاں مارکیٹ ویلیو کا حساب کر ہے دونوں کے درمیان جوفرق ہے اس کی زکو ۃ ا دا کرنا ضروری ہے۔

# ز کو ة کی کیا تاریخ ہونی چاہئے؟

ا یک بات سیمجھ لیس کے ذکو ق کے لئے شرعاً کوئی تاریخ مقرر نہیں ہےاور نہ کوئی زمانہ مقرر ہے کہ اس زمانے میں یااس تاریخ میں زکو ۃ اوا کی جائے ، بلکہ ہرآ دمی کی زکو ۃ کا تاریخ جدا ہوتی ہے۔شرعاً زکو ۃ کی اصل تاریخ وہ ہے جس تاریخ اور جس ون آ دمی پہلی مرتبہ صاحب نصاب بنا، مثلاً ایک شخص کیم محرم الحرام کو پہلی مرتبہ صاحب نصاب بنا تو اس کی زکوۃ کی تاریخ کیم محرم الحرام ہوگئی،اب آئندہ ہرسال اس کو کیم محرم الحرام کواٹی ز کو ۃ کا حساب کرنا جاہئے ۔اکثر ایسا ہوتا ہے کہلوگوں کو بیدیا زمین رہتا کہ ہم کس تاریخ کو پہلی مرتبہ صاحب نصاب ہے تھے،اس لئے کہاس مجبوری کی وجہ ہے وہ اپنے لئے کوئی الیم تاریخ زکو ۃ کے حساب کی مقرر کرلے جس میں اس کے لئے حساب لگانا آسان ہو، پھرآئندہ ہرسال اسی تاریخ کو زکوۃ کا حساب کرکے اداکرے ، البت احتباطاً کچھز ماد داکریں۔

# كبارمضان المبارك كي تاريخ مقرركر سكتے بن؟

عام طور برلوگ رمضان المبارک میں ذکو ۃ ٹکا لتے ہیں ،اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ رمضان المبارک میں ا بیک فرض کا ثواب ستر گنا برد ھا دیا جا تا ہے، لہذا ز کو ۃ بھی چونکہ فرض ہے اگر رمضان المبارک میں ادا کریں گے تو اس کا ثواب بھی ستر گنا ملے گا ۔ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے اور بہ جذبہ بہت احجا ہے ،لیکن اگر کسی شخص کواینے صاحب نصاب بیننے کی تاریخ معلوم ہے تو محض اس ثواب کی وجہ سے رمضان کی تاریخ مقرر نہیں کرسکتا ، لہذااس کو جاہئے کہ اس تاریخ پراپنی زکو ہ کا حساب کرے

۔ البنة ذكوة كى ادائيگى ميں ميرسكتا ہے كہ اگر تھوڑى تھوڑى زكوة اداكر رہا ہے تو اس طرح اداكر تا رہے اور باقی جو بچے اس كو رمضان المبارك ميں اداكرے ۔ البنة اگر تاریخ یا ونہیں ہے تو پھر گنجائش ہے كہ رمضان المبارك كى كوئى تاریخ مقرر كرلے ، البنة احتياطاً زيادہ اداكرے تاكداگر تاریخ كے آگے پیچھے ہونے كى وجہ ہے جوفرق ہوگيا ہووہ فرق بھى پورا ہوجائے۔

پھر جب ایک مرتبہ جوتاریخ مقرر کرلے تو پھر ہرسال اس تاریخ کو اپنا حساب لگائے اور بیدد کیھے کہ اس تاریخ میں میرے کیا کیاا ٹاشے موجود ہیں ، اس تاریخ میں نقدر قم کتنی ہے ، اگر سونا موجود ہے تو اس تاریخ کی سونے کی قیمت لگائے ، اگر شیئر زہیں تو اس تاریخ کی ان شیئر ذکی قیمت لگائے ، اگراسٹاک کی قیمت لگانی ہے تو اس تاریخ کی اسٹاک کی قیمت لگائے اور پھر ہرسال اس تاریخ کو حساب کر کے ذکو قاداکرنی چاہیئے ، اس تاریخ ہے آگے چیھے نہیں کرنا چاہیئے۔

بہرحال! زکوۃ کے بارے میں بیتھوڑی تنصیل عرض کردی۔اللہ ﷺ ہم سب کوان احکام پڑھل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

#### سوالات جوابات

# جا ند کی تاریخ مقرر کرنا

سوال: (۱) کیا ذکو قاکا حساب کرنے کے لئے انگریزی تاریخ مقرر کر سکتے ہیں یا جا ندہی کی تاریخ مقرر کرنا ضروری ہے؟ جواب: جا ندہی کی تاریخ مقرر کرنا ضروری ہے، انگریزی تاریخ مقرر کرنا درست نہیں۔

# ز بورکی ز کو ہ کس کے ذمہے؟

سوال: (۲) بہت سے خواتین اپنے شوہروں کو کہتی ہیں کہ ہمارے زیور کی ذکار ۃ آپ ادا کریں، کیوں کہ ہمارے پاس زکارۃ ادا کرنے کرنے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔الی صورت میں اگر شوہر زکارۃ ادا کردے تو زکارۃ ادا ہوگی یانہیں؟

جواب: یہ بات سمجھ لیں جو خص صاحب نصاب ہاوراس پرز کو قفرض ہوہ اپنی زکو قاکا خود ذمد دارہ جس طرح ہر شخص اپنی نماز کا خود ذمہ دارہ ہاں طرح تو خص اپنی نماز کا خود ذمہ دارہ ہاں طرح تو ہر کے ذمہ بیوی کی نماز نہیں ، اس طرح شوہر کے ذمہ بیوی کی نماز نہیں ، اس طرح شوہر کے ذمہ بیوی کی زکو قانین ہے ، اگر بیوی خود صاحب نصاب ہے تو زکو قادا کرنا اس کے ذمہ فرض ہے ، اور بیوی کا بیہ کہنا کہ میرے پاس زکو قادا کرنے کے پینے نہیں ہیں ، یہ بات اس کئے درست نہیں کہا گر پینے نہ ہوتے تو زکو قادا جب ہی کیوں ہوتی ؟ اور اگر بیوی کے پاس صرف زیور ہے اور زیور کی وجہ سے وہ صاحب نصاب بن گئی ہے اور اس کے پاس الگ سے پینے نہیں ہیں تو وہ ایپ زیور کے اور اس کے پاس الگ سے پینے نہیں ہیں تو وہ اپنے زیور نے اور اس کی طرف سے زکو قادا کردے تو زکو قادا کردے کو قادا کردے گئی ۔

البتہ یہ یا درکھنا چاہیئے کہ بیوی کے ذہبے اسی زیور کی زکو ۃ فرض ہے جواس کی ملکیت میں ہو،کیکن اگروہ زیورشو ہر کی ملکیت میں ہےخواہ بیوی ہی پہنتی ہوتو اس کی زکو ۃ بیوی پرفرض نہیں ،شو ہر کودینی ہوگی۔

### ما لک بنا کردینا ضروری ہے

سسوال: (۳) بہت سے مالدارا یسے ہیں جن کے علاقوں میں بینکڑوں غریب ہوتے ہیں گر مالدارلوگ صرف اپنی برادری کی انجمن میں ویتے ہیں ، اور پھروہ انجمن قبرستان کی زمین ، شادی ہال وغیرہ پرحیلہ تملیک کا ذریعہ اختیار کر کے ان پرخر چ کرتی ہے اور غریب لوگوں کوہ وز کو قانبیں ملتی ۔ کیا پیطریقہ درست ہے؟

**جواب**: اس کا جواب پہلے عرض کر چکا ہوں کہ جوغریب صاحب نصاب نہیں ہے،اس کو مالک بنا کرز کو ۃ وینا ضروری ہے، کوئی بھی ایسا کام جس میں تملیک نہ پائی جائے مثلاً کوئی عمارت تغییر کرنا ہو یا قبرستان خرید کر وقف کرنا ہو یا مسجد ہو،ان پر ز کو ۃ صرف نہیں کی جاسکتی۔ اور پیچوتملیک کا حیلہ عام طور پر کیا جاتا ہے کہ کسی غریب کوز کو ۃ دے دی اوراس سے کہا کہتم فلاں کا م پرخر چ کردو،اوروہ غریب بھی جانتا ہے کہ بیر میرے ساتھ کھیل ہور ہا ہے اور حقیقت میں مجھے اس زکو ۃ کی رقم میں سے ایک پیسے کا بھی اختیار نہیں ہے تو بیر مخض ایک حیلہ ہے،اوراس کی وجہ سے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں آتی ۔

پلېٹي پرز کو ة کی رقم لگا نا

سوال: (م) آج کل بہت ہادارے زکو قاور دوسرے عطیات جمع کرنے لے لئے بہت کی رقم پلبٹی پرخرچ کر دیتے ہیں۔ آج کل بہت ہارارے زکو قاور دوسرے عطیات جمع کرنے لئے بہت کی رقم پلبٹی پرخرچ کرنا جائز ہے؟

**ھۇاب**: يېلىنى پرز كۈة كىرقم خرچ كرنا جا ئزنېيى \_

مدارس کےطلبہ کوز کو ۃ ویٹا

سوال: (۵) زکوۃ کابہترین مصرف تو غرباء اور مساکین بین کیکن ہمارے دینی مدارس اور دوسرے اداروں کی وجہ سے زکوۃ کابیم مصرف تقریباً ختم ہوکررہ گیا، مدارس والے زکوۃ لے جاتے بیں اور پھرلوگ مجد پر بھی زکوۃ خرج کرنے کے لئے تملیک کرالیتے ہیں، وہ غریب لوگ جوسا راسال زکوۃ کی آس میں اپنے بچوں کی شادیاں اور دیگر امورالتواء میں رکھتے ہیں وہ کیا کریں؟

جسوا ب جن اداروں میں زکوۃ کو تیج طور پر ان کے شرعی مصرف میں خرج کرنے کا انتظام موجو دہیں ہے، ان اداروں کو ذکوۃ خرج کرنے کا انتظام موجو دہیں کو ہ خرج کرنے کا انتظام موجود ہوں کو مالک بنا کرزکوۃ وی چاہیئے ۔ البتۃ اگر کسی ادارے میں با قاعدہ شرعی طریقے پرزکوۃ خرج کرنے کا انتظام موجود ہوں ان کو ۃ وینی چاہیئے ، اس لئے کہ جس طرح اور فقر اءاور غرباء زکوۃ کے حقد اربیں ، اس طرح طلبہ جودین کی تعلیم حاصل کررہے ہیں اور وہ غریب بھی ہیں تو وہ طلبہ اور زیادہ حقد اربیں ، کیونکہ انہوں نے دین کی تعلیم کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیا ہے۔ اس لئے جن اداروں میں صحیح انتظام موجود ہودہ ہاں ب کھنگ زکوۃ وے سکتے ہیں۔ البتۃ اگر اپنے رشتہ داروں اور وقف کردیا ہے۔ اس لئے جن اداروں میں صحیح انتظام موجود ہودہ ہاں ب کھنگ زکوۃ وے سکتے ہیں۔ البتۃ اگر اپنے رشتہ داروں اور وقف کردیا ہے۔ اس لئے جن اداروں میں صحیح انتظام موجود ہودہ ہاں ان کو دینے کے بعد ان اداروں کو دینا چاہئے۔

تاریخ زکوة پرنصاب ہے کم مال ہونا

سوال : (۲) اگرز کو قاکی تاریخ مقرر ہے اب سال گزرنے کے بعد جب وہ تاریخ آئی تواس وقت نصاب سے کم مال تھا تو کیا اس صورت میں زکو قادا کرنی ہے یانہیں؟

ها الله : اگرز کو قاکا حساب کرنے کے لئے آپ نے جوتار نخ مقرر کی ہے، اس تاریخ میں آپ کے پاس نصاب کے بفقدر مال نہیں ہے تو آپ ذمے ذکو قاواجب نہیں۔

ضرورت ہے زائد مال کا مطلب

سوال: (2) ضرورت سے زائد مال کی کیا تعریف ہے ،اسکے کہ بیضروریات ہرایک کی مختلف ہوتی ہیں؟

جسواب : ضرورت سے زائد مال سے مرادیہ ہے کہ گھر میں جواشیاء کھانے پینے کی ہیں یااستعال ہونے والے برتن وغیرہ ہیں ،اسی طرح پہننے کے کپڑے ہیں اور گھر کا اٹا شہ جو گھر میں استعال ہوتا رہتا ہے، وہ سب ضروریات میں داخل ہیں۔اور پھر آ دمی کی ضروریات ہیں داخل ہیں ،اسی طرح ہے بین تواب اس کوان کے لئے بہت کی ضروریات ہیں مختلف ہوتی ہیں ،بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے پاس مہمان بہت کٹر ت سے آتے ہیں تواب اس کوان کے لئے بہت سارے سامان بستر وغیرہ رکھنے پڑتے ہیں ،بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے پاس اس طرح کے مہمان نہیں آتے ۔بہر حال یوں سمجھ لیس کہ وہ سامان جن کو بھی استعال کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی ،اییا سامان ضرورت سے زائد سمجھا جائے۔

# ٹیلی ویژن ضرورت زائد ہے

سوال : ( ٨ ) كيا تيليويرثن ضرورت سے زائد ہے؟

**ھۇائب:** جى ہاں! ٹىلى ويژن ضرورت سے زائد ہے۔

# تغميرات پرز كوة كاحكم

**سوال** : (٩) سپتالوں کی تغیراور مدارس کی تغیرخرچ کرنا چاہیں تواس کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: حقیقت میں تو تغیرات پرز کو ق کی رقم خرج نہیں ہوسکتی ،اور آج کل جوحیلہ تملیک کیاجا تا ہے جس میں جانبین کو معلوم ہوتا ہے کہ بیر حقیقت میں تملیک نہیں ہے،ایسا حیلہ تو کسی طرح بھی معتبر نہیں ۔لیکن بیصورت ہوسکتی ہے کہ جن لوگوں کے لئے تغییر کی جارہی ہے واقعۃ ان کو وہ رقم مالک بنا کردے دی جائے اور چونکہ وہ جانتے ہیں کہ بیر قم ہمارے لئے اور ہمارے مصرف میں استعال ہوگی لہٰذا پھروہ لوگ وہ رقم اپنے طور برخوش دلی سے اس تغییر کے لئے دے دیں تو اس کی گنجائش ہے۔

#### ز كوة ميں كھانا كھلانا

سوال: (۱۰) زكوة كور بركها نا يكاكروينا درست بيانيس؟ هوابه: كها نا يكاكر متحقين زكوة كوما لك بناكروينا درست ب\_

### ز کو ة میں کتاب دینا

سوال: (۱۱) کابوں کی اشاعت میں زکوۃ کی رقم لگ عتی ہے یانہیں؟

**۱۹۵۰:** کتابوں کی اشاعت میں زکو ق کی رقم نہیں لگ سکتی ،البتۃ اگروہ کتا ہیں زکو قائے طور پرستحقین زکو قاکو ما لک بنا کر دی جائیں گی تواس سے زکو قادا ہوجائے گی۔

# مال تجارت كي قيمت كانعين

سے الی: (۱۲) اگر کسی مال تجارت کاریٹ کنفرم نہ ہوا وروہ مال بازار میں عام فروخت نہ ہوتا ہو، اس کے ریٹ اپنی صوابد ید کے مطابق مقرر کر کے اس پرمخصوص نفع رکھ کر فروخت کرنا چاہیں کیکن وہ مال ابھی تک فروخت نہیں ہوا اور نہ اب فروخت

ہونے کا امکان ہے، تو اس کی قیت کا تعین کس طرح کریں؟

جواب: مال تجارت کی قیمت کے تعین کرنے کا تعلق تجربہ سے ہے، تجربہ سے اس کا فیصلہ کریں اور انصاف اور احتیاط کے ساتھ اس کی تخینی قیمت لگا تیں کہ جب بیسا مان فروخت ہوگا تو ہمیں اس کے استے پیپے ملیں گے، اس طرح قیمت کا تعین کر کے اس کے حساب سے ذکو قادا کرویں۔

# مال تجارت ہی کوز کو ۃ میں دینے کا تھم

سوال: (۱۳) ایک مال تجارت ہمارے پاس موجود ہے تکروہ فروخت نہیں ہور ہا ہے تواسی مال کوہم بطورز کو ۃ کے مستحق کودے سکتے ہیں یانہیں؟

جواب: بی ہاں! زکوۃ میں خودوہ چیز بھی دی جاسکتی ہے جس پرزکوۃ عائدہے، البذاسامان تجارت کی زکوۃ میں بیضروری خبیں ہے ہے۔ خبیں ہے کہ نقدرو پیابی دیا جائے، بلکہ وہ سامان تجارت جس کی زکوۃ نکالی جارہی ہے اس سامان تجارت کا کچھ حصہ بطورز کوۃ کے دے سکتے ہیں۔البتہ اگروہ سامان وام استعال کا نہیں ہے اور خیال ہیہ ہے کہ غریب اور فقیر کواس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا تواس صورت میں انصاف کے ساتھ اندازہ اور تخیینہ سے اس کی قیمت لگا کر پھراس کی قیمت برز کوۃ اواکی جائیگی۔

# امپورٹ کئے ہوئے مال پرز کو ۃ کا حکم

سوال : (۱۴) ہم ایک مال تجارت با ہر کے ملکوں سے خرید اہے اور ابھی ہمارے قبضہ میں نہیں آیا۔اس مال کی قیمت کس حساب سے لگائی جائے ؟

جواب اس میں قاعدہ یہ کہ اگر سامان آپ کی ملکیت میں آچکا ہے، چاہوہ ابھی تک آپ کے قبضہ میں نہیں آیا، تب تو اس سامان کی قیمت لگائی جائے گی ۔ لیکن اگروہ سامان آپ کی ملکیت میں نہیں آیا، تو اس صورت میں جتنے پیے آپ نے اس کی خریدار کی میں لگائے ہیں، صرف ان پیمیوں پرز کو ۃ واجب ہوگی ۔ مثلاً فرض کریں کہ آپ نے ایک سامان امپورٹ کیا اور وہ سامان کرتو ۃ او جب ہوگی ۔ مثلاً فرض کریں کہ آپ نے ایک سامان امپورٹ کیا اور وہ سامان آپ کی ملکیت ہیں آبا ہے تبنے ہیں نہیں آبا، تب تو اس سامان کی قیمت لگا کرز کو ۃ او اک جائے گی ۔ لیکن اگروہ سامان ابھی آپ کی ملکیت ہی میں نہیں آبا، اس لئے کہ سودا ہی کمل نہیں ہوا تو اس صورت میں اس مال کی خریداری میں بھی ۔ خریداری میں جھنی رقم لگائی ہے اس رقم پرزکویۃ واجب ہوگی ، اس مال پرزکو ۃ واجب نہیں ہوگی ۔

سنسی تاریخ سے قمری تاریخ کی طرف تبدیلی *س طرح ہ*و؟

سوال: (۱۵) شروع بی سے میں انگریزی تاریخ کے حساب سے ذکو قادا کرتا ہوں۔اب میں قمری تاریخ کا تعین کس طرح کروں؟

مار المار المار الماريخ التعين كرليس، اوراب تك آب جوشى تاريخ كالعين كرليس، اوراب تك آب جوشى تاريخ كحساب سے ذكو قاوا

کرتے چلے آئے ہیں ، تو اس میں ہرسال جوتقریباً چندونون کا فرق چلا گیا ہے اس کی تلافی کے آپ شمسی سال کے لئے **2.60** کا حیاب کریں اور فرق لکاتا ہواس کی مزید ز کو قادا کریں۔

### خالص سونے برز کو ۃ

سسوال : (۱۲) سونے کے زیور میں کھوٹ اور گلینوں کی قیمت اور وزن شامل ہوتا ہے، تو کیا زیور کے پورے وزن پر زکوۃ واجب ہوگی یا کھوٹ کا وزن اور اس کی قیمت الگ کرنی ہوگی؟

**هسوان**: زکو ة اواکرتے وفت زیور میں تکینوں کی قیمت اور کھوٹ نکالا جائے گا،صرف خالص سونے پرز کو ۃ اوا کی جائے گی۔

### مجامدين كوز كوة دينا

سوال: (١٤) كياجهاديس كافرول سے برسر پيكارمجابدين كوزكوة دى جاسكتى ہے؟

اب: جي بان! دي جاسكتي ہے جب كه وہ جهاد ميں لكے ہوئے ہوں ،اس لئے كه مجامدين بھى زكوة كاايك مصرف بين \_

### تھوڑی تھوڑی کر کے زکو ۃ دینا

سوال: (۱۸) بعض تا جرز کو قاکا حساب لگا کریکمشت ادانهیں کرتے ، بلکه اس زکو قاکی رقم کو قابل ادا کھاتے میں درج کردیتے ہی اور پھرتھوڑی تھوڑی کر کے زکو قادا کرتے ہیں۔اور زکو قاکی مکمل ادائیگی تک وہ رقم کاروبار میں گلی رہتی ہے ، کیا میہ صورت جائز ہے؟

هها الله: زكوة تعور ي تعور ي اداكرنا جائز ب، مكركوشش ميكرني جايية كهزكوة جنتي جلدا دا بهوجائة وبهتر بـ

# ایک سےزائدگاڑی پرزگوۃ

سوال: (١٩) اگر کی شخص کے پاس ایک سے زائد گاڑیاں ہیں تواس پرز کو ق ہے یانہیں؟

**جےاب**: اگرایک سےزائدگاڑیاںاستعال ہی کے لئے ہیں توان پرز کو ۃ نہیں ہے، کیکن اگر کوئی گاڑی بیچنے کی نیت سے خریدی ہوتواس گاڑی پرز کو ۃ واجب ہے۔

### كرابيمكان يرزكوة

سوال: (۲٠) كياكرابير رية موئ مكان يرز كوة ب يانيس؟

جسواب: کرایہ پردیتے ہوئے مکان کی مالیت پرز کو ہ واجب نہیں ہے، البتہ جوکرایہ ہرماہ آئے گاوہ کرایہ آپ کی نقدر قم میں شامل ہوگا اور سال کے ختم ہونے پرصاحب نصاب ہونے کی صورت میں اس پرز کو ہ واجب ہوگی۔

### قرض ما تنگنے والے کی ز کو ۃ

سسوال : (۲۱)اگرکونی شخص قرض ما تنگے اوراحمّال میہ ہے کہ میشخص قرض والپین نہیں کرے گا تو اس کوقرض بتا کرول میں زکو ہ کی نیت کر کے رقم وے دیں تو زکو ہ اوا ہوجائے گی یانہیں؟

**ھوا ہ**: جی ہاں!اس طرح دینے سے بھی زکو ۃ ا دا ہوجاتی ہے، بشرطیکہ شروع میں رقم دیتے وقت ہی زکو ۃ کی نیت ہو،اور بینیت بیہوکہا گریدوا پس لائے گا تو اس سے واپس نہیں لول گا تو اس طرح بھی زکو ۃ ا دا ہوجاتی ہے۔

# اگر بینک صحیح مصرف پرز کو ة خرچ نه کرے

سوال: (۲۲) جیسا که آپ نے فرمایا که بینک اگرز کو قاک لے تو زکو قادا ہوجاتی ہے لیکن ہمیں اس کا پیتینیں کہ وہ صحیح مصرف پرخرج کرتا ہے یانہیں ، لہذا اگر بینک سیح مصرف پرز کو قاندلگائے تو کیا ہماری زکو قادا ہوجائے گی؟ ہمارے ذمہ پرز کو قابق تونہیں روجائے گی؟

**ہواں**: حکومت جوز کو قاوصول کرتی ہے تو حکومت کے وصول کرتے ہی ز کو قادا ہوجاتی ہے۔اب حکومت کا فرض ہیہے کہ وہ صحیح مصرف پر خرچ نہیں کرے گی تو اس کی ذمہ داری ادا ہوجائے گی اورا گرصیح مصرف پر خرچ نہیں کرے گی تو اس کی ذمہ داری ادا ہوجائے گی اورا گرصیح مصرف پر خرچ نہیں کرے گی تو وہ گناہ گار ہوگی کیکن آپ کی ز کو قادا ہوجائیگی۔

# ز کو ۃ کی تاریخ بدلنے کا تھم

سوال: (۲۳) اگر کوئی شخص اپنی زکوة کی تاریخ بدلنا جا بهتا ہے تو وہ بدل سکتا ہے یانہیں؟

جواب: حبیها که پہلے بتایاتھا که مرفخص کی زکو ق کی تاریخ وہ ہے جب وہ پہلی بارصاحب نصاب بنا ہمیکن جب ایک تاریخ بن گئی تو پھرآئندہ اس کو وہی تاریخ رکھنی چاہیے اس کو بدلنا درست نہیں۔

# اپنے پراویڈنٹ فنڈسے لئے ہوئے قرض کا تھم

**سوال** : (۲۴ )اگر کسی شخص نے تمپنی سے براویڈنٹ سے قرض لیا ہےتو کیاوہ قرض میں شار ہوگا یانہیں؟

جواب: اگر کسی شخص نے اپنے پراویڈنٹ سے قرض لیا ہے تو چونکہ وہ اس کی اپنی ہی رقم ہے، اس لئے اس قرض کو اپنی مجموعی رقم سے قرض کے طور پر منہانہیں کیا جائے گا۔

# ز کو ق کی ادائیگی کے لئے نیت ضروری ہے

سے ال : (۲۵) میں نے اپنے ملازم کی شادی کے مدیس 25000 روپے دیے اوراس سے کہا کہ اس میں سے 10000 روپے تمہارے ہیں ، اور 5000 روپے قرض ہیں جو تمہیں واپس کرنا ہے۔ یہ 15000 روپے اگر چہ زکو ہ بی کے تصے لیکن بیسو جا کہ اس سے واپس لے کرکسی اور کو بیز کو ہیں دے دوں گا۔ کیا میرا بیہ فیصلہ درست ہے؟

جواب: جی ہاں!اگرآپ نے شروع ہی میں بیزیت کرلی کہاس میں سے 10000 روپے تو اس کوز کو ق کے طور دیے ہیں اور باقی قرض ہیں تو اس کوئی حرج نہیں۔آپ کے 10000 روپے بطور ز کو قادا ہوجا کیں گے باقی 15000 روپے بطور ز کو ق ک ادانہیں ہوئے وہ جب وصول ہونے کے بعد دوبارہ ز کو ق کی نیت سے اداکریں گے تو اس وقت ادا ہوجا کیں گے۔

# اييخ ملازم كوز كو ة دينا

سوال : (۲۷) کیاا ہے ملازم کوز کو ق دے سکتے ہیں، اور کیااس کا صاحب نصاب نہ ہونا ضروری ہے؟ ہوا اب : ملازم ہویانہ ہو، جس کوز کو ق دے رہے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ صاحب نصاب نہ ہو، کسی

بھی صاحب نصاب کوز کو ۃ نہیں دی جاسکتی ، چاہے وہ ملازم ہی کیوں نہ ہو۔البتہ ملازم کودی ہوئی زکو ۃ اجرت میں ہرگز نہ لگا کیں بلکہا گرکسی وقت وہ اجرت میں اضافے کا مطالبہ کرے تو اضافہ بھی اس بنا پر نہ روکیس کہ تہیں ہم زکو ۃ بھی دیتے ہیں ، یعنی زکو ۃ کا کوئی اثر اس کی تنخواہ پر نہ پڑنا چاہئے ۔

### طلبه کو و ظیفے کے طور پرز کو ۃ دینا

سوال: (۲۷) مدارس میں طلباء کو کھانے کے وظیفے کے طور پر 500 روپے فی طالب علم زکوۃ کی رقم سے دیے جائیں اور پھران طلبہ سے فیس کے طور پر وہ رقم اہل مدارس وصول کرلیں تو اس طرح کرنے سے ذکوۃ ادا ہوجائے گی یانہیں؟ پھران طلبہ سے فیس کے طور پر وہ رقم اہل مدارس وصول کرلیں تو اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

شيئرز پر ملنے والے سالا ندمنا فع پرز کو ۃ کاحکم

سوال: (٢٨) كياشيئرز پر ملنے والے سالا ندمنافع پرزكوة واجب بے يائبيں؟

جسواب: جونفذرقم تاریخ زکو قامیس آپ کے پاس موجود ہے، چاہے وہ رقم کسی بھی ذریعہ ہے آئی ہو، چاہے ثیئر زپر ملنے والے سالاندنفع کے طور پر آپ کوللی ہو یا کسی نے ہدیہ میں آپ کودی ہو یا دکان کی آمد نی سے حاصل ہوئی ہو، ان سب پرز کو قاواجب

# شيئرز کی کون ہی قیمت معتبر ہوگی

سوال: (۲۹) اگرشیئر زفروخت کرنے کی نیت سے خرید کے لیکن بازار میں ان کی قیمت بہت زیادہ گرجانے کی وجہ سے ان کو فروخت نہ کریں تو کیا زکو قاک تاریخ آنے پران شیئر زکی زکو قامار کیٹ ریٹ پردی جائے گی یا اس کی خریداری کی قیمت پردی جائے گی؟

**ھواہ**: مارکیٹ ریٹ پرز کو ۃ دی جائے گی چاہے مارکیٹ میں نرخ گر گیا ہو یا بڑھ گیا ہو۔ ضرورت سے زائد سامان کے ہوتے ہوئے زکو ۃ دینا سوال: (۳۰) اگرایک شخص کے گھر میں بظاہر ضرورت کا نمام سامان ٹی وی، وی ی آر، وغیرہ موجود ہے گروہ ضرورت مند ہے مثلاً علاج کے لئے اور بچوں کی تعلیم اور شادی وغیرہ کے لئے پیپوں کی ضرورت ہے لیکن شرم کے مارے کھلے عام لوگوں سے نہیں ما نگ سکتا۔ کیاالیے شخص کوز کو قادے سکتے ہیں؟

**ھوا ہ**: اگراس شخص کو واقعۃ ان کا موں کے لئے پیپوں کی ضرورت ہے توسب سے ٹی وی ، وی ہی آرفر وخت کر کے پیسے حاصل کرے۔ جب اس تنم کی اشیاء فر وخت کر دے اور ضرورت سے زائد سامان اس کے پاس نہ رہے تو کچرا لیے مستحق شخص کو زکو ق وینے کی گنجائش ہوگی اس سے پہلے نہیں۔

دوسرا نکتہ بیہ ہے کہ جس شخص کی ملکیت میں ٹی وی ماوی ہی آ رہے ، تو ز کو ۃ نہیں دے سکتے لیکن اگراس کی بیوی ما بالغ اولا د میں کوئی غیرصا حب نصاب مستحق ز کو ۃ ہے تو اسے ز کو ۃ دے سکتے ہیں۔

### مریض کوز کو ۃ کی مدسے دوا دینا

سوال: (۳۱) ایسامریض جوغریب جواورسیدنه جوء ایک ڈاکٹر اس کودوائی زکوۃ کی مدسے دے سکتا ہے بانہیں؟ هواب: ایسے مریض کوڈ اکٹر زکوۃ کی مدسے دوادے سکتا ہے۔

# بچیوں کے زبور پرز کو ہ کا حکم

**سوال** : (۳۲) بعض او قات والدین اپنے غیرشادی شدہ بچیوں کوزیور بنا کردیتے ہیں ہیں،اوران بچیوں کا کوئی ذریعہ آمد نی بھی نہیں ہوتا،کیکن وہ بچیاں اس زیور کی مالک ہوتی ہیں ۔اب وہ بچیاں اس زیور کی زکو ق<sup>م</sup>س طرح اوا کریں؟

جسا اب الربیجیاں تابالغ ہیں اور والدین نے وہ زیوران کی ملکیت میں اس طرح دیدیا ہے کہ اب وہ زیور نہ بیجوں سے لیا جائے گا اور نہ وہ دوسروں کو دیا جائے گا تو اس صورت میں تو اس زیور پر زکو قرنیں ، اس لئے کہ نابالغ پر زکو ہ واجب نہیں ۔ لیکن اگر بیجیاں بالغ ہیں اور والدین نے زیور کا مالک بنا دیا ہے ، تو اس صورت میں خود اس بیکی پر اس زیور کی زکو ہ فرض ہے ۔ اگر اس کے پاس کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہے تو پھریا تو والدین اس کی طرف سے اس کی اجازت سے زکو ہ اواکر دیں ، اور اگر میمکن نہ ہوتو زیور فروخت کر کے ذکو ہ اواکر نی ہوگی ۔

# کیاز پورفروخت کرکے زکو ۃ اوا کریں؟

سوال : (۳۳) اگراس طرح ہرسال زیور فرخت کر کے زکو قادا کرتے رہیں تو پھرتو ایک وقت آئے گا کہ ساراز پورختم ہوجائے گا؟

جواب: ساراز پورختم نہیں ہوگا بلکہ ساڑھے باون تولہ جا ندی کے بقدر ضرور باتی رہے گا،اس لئے کہ جب ساڑھے باون تولہ جا ندی کی مقدار سے کم ہوگا تونصاب ز کو قاختم ہوجائے گا اور ز کو قاوا جب نہیں رہے گی۔

# تاریخ ز کو ة برحساب ضرور کرلیں

سوال: (۳۴) ایک شخص کوشادی کے موقع پر جو تخفے ملے اور مند دکھائیاں ملیں ،اس کے منتیج میں وہ صاحب نصاب ہوگیا ،اگر سال بھی صاحب نصاب رہے تو آگئ ، اگر سال بھی صاحب نصاب رہے تو اگلے سال ای تاریخ کو اس پر زکو ۃ واجب ہوگی ۔اب آئندہ سال وہ تاریخ تو آگئ ، ایکن رمضان کے آنے میں ابھی پانچ ماہ باقی ہیں تو کیا وہ رمضان آنے پر ایک سال پانچ ماہ کی زکو ۃ اواکرے یا وہ کوئی اور طریقہ اختیار کرے ؟

بساب اولگا کے کہ جس تاریخ جوسال پورا ہوجائے اس تاریخ کوز کو قاکا حساب اولگا کے کہ میرے ذمہ اتنی زکو قا اجب ہوئی ، پھر حسب ضرورت ادا کر تارہے۔ اگر رمضان تک کوئی مناسب مصرف ندمطے تو جوز کو قاچی ہوئی ہے وہ رمضان میں ادا کردے۔ کیکن اگر فوری مصرف موجود ہے اور ضرورت مندموجود ہے تو زکو قارمضان تک ہرگز مؤخر ندکر نی چاہیئے ہرصورت میں انشاء الدضرورت مندکوفوراً دینے میں زیادہ تو اب ہے۔

# پگڑی کی رقم پرز کو ۃ کا تھم

سوال: (۳۵) پکڑی پرمکان خریدااور پرمزیدآ کے کرایہ پردے دیا۔اس کی زکو ہ کس طرح دی جائے گی؟

جسواب : گیڑی پرمکان خریدانہیں جاتا ، بلکہ کرایہ پرلیاجا تا ہے۔شرعاً اس کا تھم یہ ہے کہ گیڑی کوئی قابل زکو ۃ چیز نہیں ، بلکہ جومکان کرایہ پر دیا ہوا ہے اور اس کا جوکرایہ آرہا ہے وہ جب آمدنی کی شکل میں جمع ہوا ، اور پھرسال کے آخر میں تاریخ زکو ۃ پر جو ہاقی رہے اس پرزکو ۃ واجب ہوگی۔اصل میں اس پرواجب ہے کہ وہ رقم کرایہ دارکووالیس کرے ، چاہے کرایہ بڑھا دے۔

# گڈول پرفروخت کی ہوئی بلڈنگ پرز کو ۃ

سوال : (۳۷) اگرایک خض کے پاس ایک بلڈنگ ہے جواس نے گڈول پر فروخت کردی ہے، کیا وہ اس پرز کو ۃ دےگا بانہیں؟

جواب: اگر عمارت یابلڈنگ جا ہے گڈول پر فروخت کی ہویا کسی اور ذریعہ نے فروخت کی ہو، جب آپ کے پاس نقدر قم آگئ تو نقذر قم کا جو تھم ہے وہی تھم اس پر جاری ہوگا۔ یعنی سال کے ختم پر تاریخ زکو ۃ آنے پر جور قم باقی ہوگی اس پر زکوہ واجب ہوگ جس قرض کی واپسی کی المبیدنہ ہو، اس کا تھم

سوال: (۳۷) اگرایک شخص نے اپنامال ادھار فروخت کیا ہوا ہے اور پارٹی رقم ادانہیں کررہی ہے تو اس کی زکو ۃ کا کیا سے؟ اس میں بھی پھر دوصور تیں ہیں۔ایک بیکہ وہ ادھار مال لینے والاسلسل بیکہتا رہے کہ میں اداکر دوں گا۔ گرادانہیں کرتا۔ اور دوسری صورت بیے ہے کہ وہ ادھار لینے والا واپس دینے سے صاف انکار کردیتا ہے یا غائب ہی ہوجاتا ہے یا اس کا انتقال

ہوجا تا ہے توان صورتوں میں زکو ۃ کا کیا حکم ہے؟

بواب: اگر کسی شخص کے ذمہ آپ کی رقم تھی مگروہ اب واپس اداکرنے سے مرگیا ہے یاغائب ہوگیا ہے اور پیتنہیں چل رہا ہے کہ کہاں گیا ، اور اب اس رقم کے واپس طنے کی امیر نہیں ہے ، تو اس رقم پرز کو ہ نہیں ۔ لیکن اگر ایک شخص بیر ہتا ہے کہ میں تمہاری رقم اداکر دوں گا ، بظا ہر بیہ معلوم ہور ہا ہے کہ وہ نیک نمیتی سے کہ رہا ہے ، اگر چہ اس وقت گنجائش نہیں ہے لیکن گنجائش ہونے پر وہ واقعی و ید یگا تو اس صورت میں اس رقم پرز کو ہ واجب ہے ، اس کی ز کو ہ تکالنی چاہیے ۔ البتہ اس رقم پرز کو ہ کی ادائے گی فوری واجب نہیں ، قرض کی رقم وصول ہونے پر اداکر سکتا ہے ، مگر جب رقم مل جائے گی تو چھلے ان سالوں کی بھی ز کو ہ و بی ہوگی جن میں وہ رقم وصول نہیں ہوئی تھی اور ز کو ہ بھی ادائیں گئی تھی ۔

#### والله أعلم بالصواب